بقلم : سید ابوہشام نجفی

SHIA FAITH

www.shiafaith.org

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد

وآله الطيبين الطاهرين ولعنة الله على أعدائهم أجمعين

ابوہریرہ کی متناقص حدیثیں

(یا نبی کریم معاذاللہ جھوٹی خبر دیتے تھے یا ابوہریرہ جھوٹ بولتا تھا)

SHIA FAITH

سید الخلق صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی صداقت کا یہ عالم تھا کہ کفار مکہ بھی آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو صادق و امین مانتے تھے ،دین مبین اسلام کا دارد و مدار ہی آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی صداقت کے عقیدے پر مبنی ہے،کوئی شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو سچا مانے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا ،چنانچہ مسلمان ہونے کا لازمہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی ہر امر میں تصدیق کی جائے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے متعلق واضح الفاظ میں قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى (2) وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى (3) إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى (4) عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوٰى (5) (النجم)

تمہارا رفیق نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بہکا ہے۔اور نہ وہ اپنی خواہش سے کچھ کہتا ہے۔یہ تو وحی ہے جو اس پر آتی ہے۔بڑے طاقتور نے اسے سکھایا ہے۔

جہاں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ماضی کی خبروں کو لوگوں کو بتایا وہیں مستقبل میں رو نما ہونے واقعات کا بھی ذکر تفصیل سے بیان کیا محدثین نے ان

علامتوں کو مستقل کتابوں میں جمع کیا اس موضوع پر مشہور کتابیں ابو نعیم اصفہانی اور بیہقی کی (دلائل النبوۃ) ہیں ۔ مگر افسوس صد افسوس کہ بخاری و مسلم نے اپنی نام نہاد صحیحین میں ایسی روایات کے انبار لگا دیئے جس سے نبی کریم صلی اللہ کی تکذیب ہوتی ہے ان میں سے چند کا ذکر ملاحظہ فرمائیں:

ابو ہریرہ نے اپنی فضیلت میں ایک حدیث بیان کی کہ جب لوگوں نے اس کا کثرت سے احادیث بیان کرنا دیکھا تو اس پر اعتراض کیا، ابوہریرہ نے جواب میں کہا کہ میرا در اصل زیادہ احادیث بیان کرنا اس سبب سے ہے کہ انصار اپنی کھیتی باڑی میں مشغول رہتے تھے اور مہاجرین کو بازار کی خریدو فروخت مشغول رکھتی تھی اس سبب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کی صحبت سے محروم رہتے تھے البتہ میں پیٹ بھرنے کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے ساتھ ساتھ رہتا اس لئے میں نے زیادہ احادیث سنی ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے فرمایا:

تم میں سے کو ن شخص اپنا کپڑا بچھائے گا۔تا کہ میری یہ بات (حدیث) سنے پھر اس (کپڑے) کو اپنے سینے سے لگا لے تو اس نے جو کچھ سنا ہو گا اس میں سے کوئی چیز نہیں بھولے گا۔"میں نے ایک چادر جو میرے کندھوں پر تھی پھیلا دی

یہاں تک کہ آپ اپنی بات سے فارغ ہوئے تو میں نے اس چادر کو اپنے سینے کے ساتھ اکٹھا کر لیا تو اس دن کے بعد کبھی کوئی ایسی چیز نہیں بھولا جو آپ نے مجھ سے بیان فر ما ئی۔

بخاری و مسلم سے تفصیل ملاحظہ فرمائیں (ترجمہ داؤ راز وہابی کا ہے تاکہ کسی کو یہ جواز نہ رہے کہ شاید ہم نے ترجمہ غلط کیا ہے)۔

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عن أَبِي هريرة رضي اللَّهُ عنه، قَالَ:" يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ، وَيَقُولُونَ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَحْضُرُ حِينَ يَغِيبُونَ، وَأَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" يَوْمًا لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ، ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا، فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا، وَاللَّهِ لَوْلَا آيَتَانِ فِي

كتَاب اللَّه ما حَدَّثْتكُمْ شيْئا أَبَدً إِنَّ الَّذين يكْتُمونَ ما أَنْزلْنا من الْبيِّنَات والْهُدَى إِلَى قَوْله الرَّحيمُ سورة البقرة آية 160."

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں ابوہریرہ بہت حدیث بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ مجھے بھی اللہ سے ملنا ہے (میں غلط بیانی کیسے کر سکتا ہوں) یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار آخر اس کی طرح کیوں احادیث بیان نہیں کرتے؟ بات یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجرین بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول رہا کرتے اور میرے بھائی انصار کو ان کی جائیداد (کھیت اور باغات وغیرہ) مشغول رکھا کرتی تھی۔ صرف میں ایک مسکین آدمی تھا۔ پیٹ بھر لینے کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہی میں برابر حاضر رہا کرتا۔ جب یہ سب حضرات غیر حاضر رہتے تو میں حاضر ہوتا۔ اس لیے جن احادیث کو یہ یاد نہیں کر سکتے تھے، میں انہیں یاد رکھتا تھا، اور ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم میں سے جو شخص بھی اپنے کپڑے کو میری اس تقریر کے ختم ہونے تک پھیلائے رکھے

پھر (تقریر ختم ہونے پر) اسے اپنے سینے سے لگا لے تو وہ میری احادیث کو کبھی نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنی کملی کو پھیلا دیا۔ جس کے سوا میرا بدن پر اور کوئی کپڑا نہیں تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تقریر ختم فرمائی تو میں نے وہ چادر اپنے سینے سے لگا لی۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث کیا، پھر آج تک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی ارشاد کی وجہ سے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث نہیں بھولا) اللہ گواہ ہے کہ اگر قرآن کی دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں تم سے کوئی حدیث کبھی بیان نہ کرتا آیت «إن الذين يكتمون ما أنزلنا من البينات» سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد «الرحيم» تک۔ (جس میں) اس دین کے چھپانے والے پر، جسے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں بھیجا ہے، سخت لعنت کی گئی ہے۔

صحيح البخاري، كِتَاب الْمُزَارَعَةِ، 21. بَاب مَا جَاءَ فِي الْغَرْسِ: حديث 2350

https://islamicurdubooks.com/ur/hadith/hadith-.php?hadith_number=2350&bookid=1&tarqeem=1

بَابٌ: مَا جَاءَ فِي الْغَرْسِ

باب: درخت بونے کا بیان

٢٣٤٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّا كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، كَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُوْلِ سِلْقٍ لَنَا كُنَّا نَغْرِسُهُ فِيْ أَرْبِعَائِنَا فَتَجْعَلُهُ فِيْ قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيْهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيْرٍ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِيْهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ، فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ، إِلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيْلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ. [راجع: ٩٣٨]

(٢٣٤٩) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، ان سے ابوحازم سلمہ بن دینار نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ جمعہ کے دن ہمیں خوشی (اس بات کی) ہوتی تھی کہ ہماری ایک بوڑھی عورت تھی جو اس چقندر کو اکھاڑ لاتیں جسے ہم اپنے باغ کی مینڈیروں پر بو دیا کرتے تھے۔ وہ ان کو اپنی ہانڈی میں پکاتیں اور اس میں تھوڑے سے جو بھی ڈال دیتیں۔ ابوحازم نے کہا میں نہیں جانتا ہوں کہ سہل نے یوں کہا نہ اس میں چربی ہوتی نہ چکنائی۔ پھر جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تو ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ وہ اپنا پکوان ہمارے سامنے کر دیتیں۔ اور اس لئے ہمیں جمعہ کے دن کی خوشی ہوتی تھی۔ ہم دوپہر کا کھانا اور قیلولہ جمعہ کے بعد کیا کرتے تھے۔

تشریح: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اپنے باغوں کی مینڈیروں پر چقندر لگانا مذکور ہے۔ اسی سے باب کا مضمون ثابت ہوا نیز اس بوڑھی اماں کا جذبہ خدمت قابل صد رشک ثابت ہوا۔ جو اصحاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیافت کے لئے اتنا اہتمام کرتی۔ اور ہر جمعہ کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاں مدعو فرماتی تھی۔ چقندر اور جو، ہر دو کا مخلوط دلیہ جو تیار ہوتا اس کی لذت اور لطافت کا کیا کہنا۔ بہر حال حدیث سے بہت سے مسائل کا استنباط ہوتا ہے۔ یہ بھی کہ جمعہ کے دن مسنون ہے کہ دوپہر کا کھانا اور قیلولہ جمعہ کی نماز کے بعد کیا جائے۔ خواتین کا بوقت ضرورت اپنے کھیتوں پر جانا بھی ثابت ہوا۔ مگر پردہ شرعی ضروری ہے۔

٢٣٥٠۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ. وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ، وَيَقُوْلُوْنَ: مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُوْنَ مِثْلَ أَحَادِيْثِهِ؟ وَإِنَّ إِخْوَتِيْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَتِيْ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِيْنًا أَلْزَمُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِيْ، فَأَحْضُرُ

(٢٣٥٠) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بہت حدیث بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ مجھے بھی اللہ سے ملنا ہے (میں غلط بیانی کیسے کر سکتا ہوں) یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار آخر اس کی طرح کیوں احادیث بیان نہیں کرتے بات یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجرین بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول رہا کرتے اور میرے بھائی انصار کو ان کی جائیداد (کھیت اور باغات وغیرہ) مشغول رکھا کرتی تھی۔ صرف میں ایک مسکین آدمی تھا۔ پیٹ بھر لینے کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہی میں برابر حاضر رہا کرتا۔ جب یہ سب حضرات

حِيْنَ يَغِيْبُوْنَ وَأَعِي حِيْنَ يَنْسَوْنَ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا: ((لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ، ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ، فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا)). فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا، حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهُ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا، وَاللَّهِ لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى﴾ إِلَى [قَوْلِهِ] ﴿الرَّحِيْمُ﴾. [البقرة: ۱۵۹، ۱۶۰][راجع:۱۱۸]

غیر حاضر رہتے تو میں حاضر ہوتا۔ اس لئے جن احادیث کو یہ یاد نہیں کر سکتے تھے، میں انہیں یاد رکھتا تھا۔ اور ایک دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: ''تم میں سے جو شخص بھی اپنے کپڑے کو میری اس تقریر کے ختم ہونے تک پھیلائے رکھے پھر (تقریر ختم ہونے پر) اسے اپنے سینے سے لگا لے تو وہ میری احادیث کو کبھی نہیں بھولے گا۔'' میں نے اپنی کملی کو پھیلا دیا۔ جس کے سوا میرے بدن پر اور کوئی کپڑا نہیں تھا۔ جب آنحضرت ﷺ نے اپنی تقریر ختم فرمائی تو میں نے وہ چادر اپنے سینے سے لگا لی۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث کیا! پھر آج تک میں آپ کے اسی ارشاد کی وجہ سے (آپ کی کوئی حدیث) نہیں بھولا۔ اللہ گواہ ہے کہ اگر قرآن کی دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں تم سے کوئی حدیث کبھی بیان نہ کرتا۔ (آیت) ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ﴾ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد الرحیم تک۔ (جس میں اس دین کے چھپانے والے پر، جسے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے ذریعہ دنیا میں بھیجا ہے، سخت لعنت کی گئی ہے)۔

علی ناصر

تشریح: یہ حدیث کئی جگہ نقل ہوئی ہے، اور مجتہد مطلق امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے بہت سے مسائل کا اخراج فرمایا ہے، یہاں اس حدیث کے لانے کا مقصد یہ دکھلانا ہے کہ انصار مدینہ عام طور پر کھیتی باڑی کا کام کیا کرتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کھیتوں اور باغوں کو ذریعہ معاش بنانا کوئی امر معیوب نہیں ہے بلکہ باعث اجر و ثواب ہے کہ جتنی مخلوق ان سے فائدہ اٹھائے گی اس کے لئے اجر و ثواب میں زیادتی کا موجب ہوگا۔ والحمد لله علی ذالك۔

)مرفوع (حدَّثنا عليٌّ، حدَّثنا سفيانُ، حدَّثني الزُّهْريُّ، أَنَّهُ سَمِعَهُ من الْأَعرج، يقُولُ: أَخبرني أَبو هريرةَ، قَالَ: إنَّكُمْ تزعمون أَنَّ أَبا هريرةَ يُكْثِرُ الْحديث على رسول اللَّه صلَّى اللَّهُ عليْه وسلَّم، واللَّهُ الْموعدُ إنِّي كُنْتُ امرأً مسكينًا أَلْزمُ رسول اللَّه صلَّى اللَّهُ عليْه وسلَّم على ملْءِ بطْني، وكَانَ الْمهاجرونَ يشْغلُهم الصَّفْقُ بالْأَسواق، وكَانَت الْأَنْصار يشْغلُهم الْقيام على أَموالهم، فشهدْتُ من رسول اللَّه صلَّى اللَّهُ عليْه وسلَّم ذات يوم، وقَالَ:" من يبسطْ رداءه حتَّى أَقْضي مقالَتي، ثُمَّ يقْبضْه فلنْ ينسى شيئًا سمعه مني، فبسطْتُ بردةً كانت علَيَّ، فوالَّذي بعثه بالْحَقِّ ما نَسيتُ شيْئًا سمعْتُه منه."

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا، مجھ سے زہری نے، انہوں نے اعرج سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ تم سمجھتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات زیادہ حدیث بیان کرتے ہیں، اللہ کے حضور میں سب کو جانا ہے۔ بات یہ تھی کہ میں ایک مسکین شخص تھا اور پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا لیکن مہاجرین کو بازار کے کاروبار مشغول رکھتے تھے اور انصار کو اپنے مالوں کی دیکھ بھال مصروف رکھتی تھی۔ میں ایک

دن نبی کریمصلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون اپنی چادر پھیلائے گا، یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کر لوں اور پھر وہ اپنی چادر سمیٹ لے اور اس کے بعد کبھی مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہ بھولے۔ چنانچہ میں نے اپنی چادر جو میرے جسم پر تھی، پھیلا دی اور اس ذات کی قسم جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا تھا پھر کبھی میں آپ کی کوئی حدیث جو آپ سے سنی تھی، نہیں بھولا۔

صحيح البخاري، كِتَاب الِاعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، 22. بَابُ الْحُجَّةِ عَلَى مَنْ قَالَ إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ظَاهِرَةً: حديث 7354

https://www.islamicurdubooks.com/hadith/hadith-.php?hadith_number=7354&bookid=1&tarqeem=1

٧٣٥٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُوْ مُوْسَى عَلَى عُمَرَ فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُوْلاً فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ؟ ائْذَنُوْا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ فَقَالَ: إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا قَالَ: فَأْتِنِيْ عَلَى هَذَا بِبَيِّنَةٍ أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوْا: لَا يَشْهَدُ إِلَّا أَصْغَرُنَا فَقَامَ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ: قَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا فَقَالَ عُمَرُ: خَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ. [راجع: ٢٠٦٢]

(۷۳۵۳) ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے ابن جریج نے، مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے، ان سے عبید بن عمیر نے بیان کیا کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے (ملنے کی) اجازت چاہی اور یہ دیکھ کر کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مشغول ہیں آپ جلدی سے واپس چلے گئے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا میں نے ابھی عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) کی آواز نہیں سنی تھی؟ انہیں بلا لو، چنانچہ انہیں بلایا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا؟ (کہ جلدی واپس ہو گئے) انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث میں اس کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس حدیث پر کوئی گواہ لاؤ، ورنہ میں تمہارے ساتھ یہ (سختی) کروں گا۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ انصار کی ایک مجلس میں گئے۔ انہوں نے کہا کہ اس کی گواہی ہم میں سب سے چھوٹا دے سکتا ہے۔ چنانچہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہمیں دربار نبوی سے اس کا حکم دیا جاتا تھا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ کا یہ حکم مجھے معلوم نہیں تھا، مجھے بازار کے کاموں خرید وفروخت نے اس حدیث سے غافل رکھا۔

تشریح: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے نسیان کو فوراً تسلیم کر کے حدیث نبوی کے آگے سر جھکا دیا۔ ایک مؤمن مسلمان کی یہی شان ہونی چاہیے کہ حدیث پاک کے سامنے ادھر ادھر کی باتیں چھوڑ کر سر تسلیم خم کردے۔ باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے کہ بعض احادیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بعد میں معلوم ہوئیں، یہ کوئی عیب کی بات نہیں ہے۔ مضمون حدیث ایک بہت بڑے ادبی، اخلاقی، سماجی امر پر مشتمل ہے اللہ ہر مسلمان کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

٧٣٥٤- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الْأَعْرَجِ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ إِنِّيْ كُنْتُ امْرَأً مِسْكِيْنًا أَلْزَمُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِيْ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُ هُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ

(۷۳۵۴) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، کہا مجھ سے زہری نے، انہوں نے اعرج سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہا کہ تم سمجھتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ کی بہت زیادہ حدیث بیان کرتے ہیں، اللہ کے حضور میں سب کو جانا ہے۔ بات یہ تھی کہ میں ایک مسکین شخص تھا اور پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا تھا لیکن مہاجرین کو بازار کے کاروبار مشغول رکھتے تھے اور انصار کو اپنے مالوں کی دیکھ بھال مصروف رکھتی تھی۔ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ نے فرمایا: "کون اپنی چادر پھیلائے گا، یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کرلوں اور

اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: ((مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي)) فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ! مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ. [راجع: ١١٨]

پھر وہ اپنی چادر سمیٹ لے اور اس کے بعد کبھی مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہ بھولے۔" چنانچہ میں نے اپنی چادر جو میرے جسم پر تھی، پھیلا دی اور اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا تھا، پھر کبھی میں آپ کی کوئی حدیث جو آپ سے سنی تھی، نہیں بھولا۔

علی ناصر

تشریح: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ۵۰۰۰ پانچ ہزار سے زائد احادیث زبانی یاد تھیں۔ بعض لوگ اس کثرت حدیث پر رشک کرتے، ان کے جواب میں آپ نے یہ جواب دیا جو یہاں مذکور ہے باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔

بَابٌ

باب

مَنْ رَأَى تَرْكَ النَّكِيرِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ حُجَّةً لَا مِنْ غَيْرِ الرَّسُولِ ﷺ.

نبی کریم ﷺ سے ایک بات کہی جائے اور آپ اس پر انکار نہ کریں جسے تقریر کہتے ہیں تو یہ حجت ہے۔ نبی کریم ﷺ کے سوا اور کسی کی تقریر حجت نہیں۔

تشریح: کیونکہ آپ خطا سے معصوم اور محفوظ تھے اور آپ کا انکار نہ کرنا اس فعل کے جواز کی دلیل ہے۔ دوسرے لوگوں کا سکوت جواز کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ بعض نے کہا اگر ایک صحابی نے دوسرے صحابہ کے سامنے یا ایک مجتہد نے ایک بات کہی اور دوسرے صحابہ نے یا مجتہدوں نے اس کو سن کر اس پر سکوت کیا تو یہ اجماع سکوتی کہلایا جائے گا وہ بھی حجت ہے جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متعہ کی حرمت پر برسر منبر بیان کیا اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس پر انکار نہیں کیا تو گویا اس کی حرمت پر اجماع سکوتی ہو گیا۔

٧٣٥٥۔ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَّالُ قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللَّهِ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ. [مسلم: ٧٣٥٣؛ ابو داود: ٤٣٣١]

(٧٣٥٥) ہم سے حماد بن حمید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے، کہا ہم سے ہمارے والد حضرت معاذ بن حسان نے بیان کیا، ان سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابراہیم نے، ان سے محمد بن منکدر نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ابن صیاد کے واقعہ پر اللہ کی قسم کھاتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے سامنے اللہ کی قسم کھاتے دیکھا اور نبی کریم ﷺ نے اس پر کوئی انکار نہیں فرمایا۔

تشریح: اگر ابن صیاد دجال نہ ہوتا تو آپ ضرور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس پر قسم کھانے سے منع فرماتے۔ یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ اوپر کتاب الجنائز میں گزر چکا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن مارنا چاہی تو آپ نے فرمایا اگر وہ دجال ہے تب تو تو اس کی گردن نہ مار سکے گا اگر دجال نہیں ہے تو اس کا مارنا تیرے حق میں بہتر نہ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود نبی کریم ﷺ کو اس کے دجال ہونے میں شبہ تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قسم کھانے پر آپ نے انکار کیوں نہیں کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ شاید پہلے نبی کریم ﷺ کو اس کے دجال ہونے میں شبہ ہو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ قسم کھائی اس

حدَّثنا قُتيبةُ بنُ سعيد ، وأَبو بكْرِ بنُ أَبِي شَيبةَ ، وزُهَير بنُ حرب جميعًا، عن سفيان ، قال زهير: حدَّثنا سفيانُ بن عيينة، عن الزُّهْري ، عن الْأَعرج ، قَالَ: سَمعْتُ أَبا هريرةَ ، يَقُولُ: " إِنَّكُم تزْعُمُون أَنَّ أَبَا هريرةَ يُكْثِر الْحَديث عن رسول اللَّه صلَّى اللَّه علَيه وسلَّم، واللَّه الْموعد كُنْتُ رجلًا مسكينًا أَخدمُ رسولَ اللَّه صلَّى اللَّه علَيه وسلَّم علَى ملْءِ بطْني، وكَانَ الْمهاجرونَ يشْغلُهم الصَّفْق بالْأَسواق، وكَانت الْأَنْصار يشْغلُهم الْقيام علَى أَموالهم، فقَالَ رسولُ اللَّه صلَّى اللَّه علَيه وسلَّم: من يبسطْ ثَوبه فلَن ينْسى شيئًا سمعه مني، فبسطْت ثَوبِي حتَّى قَضى حديثَه ثُمَّ ضممته إِلَيَّ، فَما نَسيت شيئًا سمعتُه منْه."

سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے اعرج سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: تم یہ سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ احادیث بیان کرتاہے، اللہ ہی کے پاس پیشی ہونی ہے۔میں ایک مسکین آدمی تھا، پیٹ بھرجانے پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لگا رہتاتھا۔مہاجروں کو بازار میں گھما گھمی مشغول رکھتی تھی اور انصار کو اپنے مال (مویشی) وغیرہ کی نگہداشت مشغول رکھتی تھی، تو (جب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کون اپنا کپڑا پھیلائے

گا، پھر جو چیز بھی اس نے مجھ سے سنی اسے ہرگز نہیں بھولے گا۔"تو میں نے اپنا کپڑا پھیلا دیا، یہاں تک کہ آپ نے اپنی بات مکمل کی تو میں نے وہ (کپڑا سمیٹ کر) اپنے ساتھ لگا لیا، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سنا اس میں سے کوئی چیز کبھی نہ بھولا۔

صحيح مسلم، كِتَاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ، 35. باب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حديث 6397

https://islamicurdubooks.com/hadith/hadith-.php?tarqeem=1&bookid=2&hadith_number=6397

صحیح مُسلم اُردو
چہارم
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفی ۲۶۱ ھجری)
ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
علی ناصر
دار العلم ممبئی
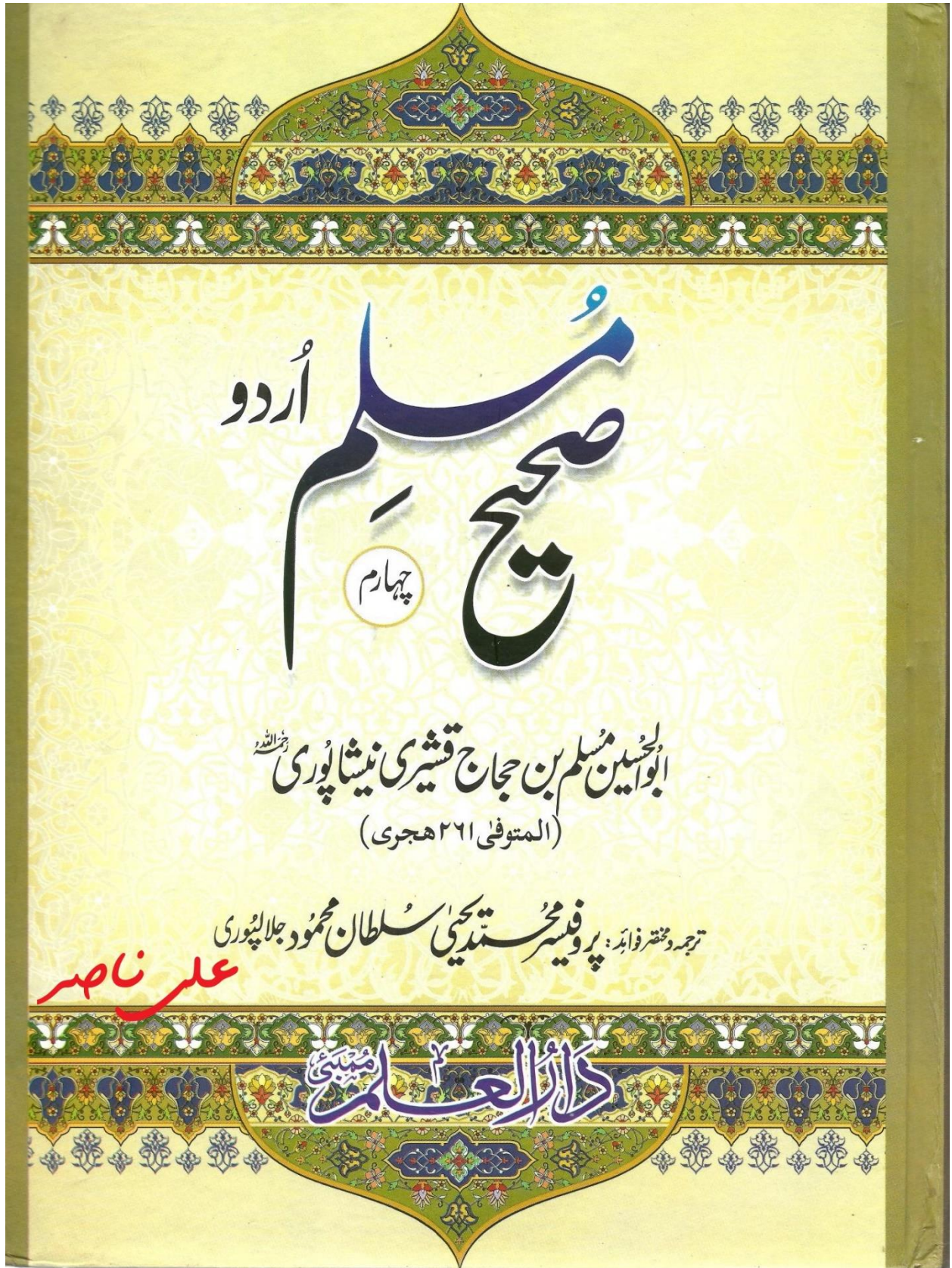
وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا.

ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا کر دی۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور اچھی باتیں کہیں۔

قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ أَنْ يُحَبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ، وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا - يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ - وَأُمَّهُ إِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ، وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ» فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي، وَلَا يَرَانِي، إِلَّا أَحَبَّنِي.

(ابوہریرہ ؓ نے) کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے اور میری ماں کو اپنے مومن بندوں کے ہاں محبوب بنا دے اور وہ (مومن) ہمیں محبوب ہوں، کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! تو اپنے اس چھوٹے سے بندے ۔ یعنی ابوہریرہ ۔ اور اس کی ماں کو اپنے مومن بندوں کی محبت کا سزاوار بنا دے اور مومنوں کو ان کے لیے محبوب بنا دے۔'' چنانچہ کوئی مومن پیدا نہیں ہوا جس نے میرے بارے میں سنا یا مجھے دیکھا ہو اور میرے ساتھ محبت نہ کی ہو۔

[٦٣٩٧] ١٥٩-(٢٤٩٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَاللهُ الْمَوْعِدُ، كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِينًا، أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي، وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي» فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتّٰى قَضٰى حَدِيثَهُ، ثُمَّ ضَمَمْتُهُ إِلَيَّ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ. [انظر: ٢٤٩٢ تا ٦٣٩٩]

[6397] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے اعرج سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: تم یہ سمجھتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ احادیث بیان کرتا ہے، اللہ ہی کے پاس پیشی ہونی ہے۔ میں ایک مسکین آدمی تھا، پیٹ بھر جانے پر اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں لگا رہتا تھا۔ مہاجروں کو بازار کی گہما گہمی مشغول رکھتی تھی اور انصار کو اپنے مال (مویشی وغیرہ) کی نگہداشت مشغول رکھتی تھی، تو (جب) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون اپنا کپڑا پھیلائے گا، پھر جو چیز بھی اس نے مجھ سے سنی اسے ہرگز نہیں بھولے گا۔'' تو میں نے اپنا کپڑا پھیلا دیا، یہاں تک کہ آپ نے اپنی بات مکمل کی تو میں نے وہ (کپڑا سمیٹ کر) اپنے ساتھ لگا لیا، پھر میں نے آپ ﷺ سے جو کچھ سنا اس میں سے کوئی چیز کبھی نہ بھولا۔

علی ناصر

[٦٣٩٨] (...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مَعْنٌ: أَخْبَرَنَا

[6398] مالک بن انس اور معمر نے زہری سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے ابوہریرہ ؓ سے یہ حدیث

(حديث مرفوع) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ :إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ، قَالَ: يَقُولُونَ: " إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ، وَيَقُولُونَ: مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ، وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ، إِنَّ إِخْوَانِي مِنْ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرَضِيهِمْ، وَإِنَّ إِخْوَانِي مِنْ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا، وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا: أَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هَذَا، ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ، فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ، وَلَوْلَا آيَتَانِ أَنْزَلَهُمَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا: إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى سورة البقرة آية 159، إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ ". وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، عَنْ الزُّهْرِيِّ ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

ابن شہاب نے بیان کیا: حضرت سعید بن مسیب نے روایت کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لو گ کہتے ہیں۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بہت احادیث

بیان کرتے ہیں اور پیشی اللہ کے سامنے ہو نی ہے نیز وہ کہتے ہیں، کیا وجہ ہے کہ مہاجرین اور انصار ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح احادیث بیان نہیں کرتے؟ میں تم کو اس کے بارے میں بتا تا ہوں۔ میرے انصاری بھا ئیوں کو ان کی زمینوں کا کام مشغول رکھتا تھا اور میرے مہاجر بھا ئیوں کو بازار کی خرید و فروخت مصروف رکھتی تھی اور میں پیٹ بھرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگا رہتا تھا، جب دوسرے لو گ غائب ہو تے تو میں حاضر رہتا تھا اور جن باتوں کو وہ بھول جا تے تھے میں ان کو یا د رکھتا تھا۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کو ن شخص اپنا کپڑا بچھائے گا۔تا کہ میری یہ بات (حدیث) سنے پھر اس (کپڑے) کو اپنے سینے سے لگا لے تو اس نے جو کچھ سنا ہو گا اس میں سے کوئی چیز نہیں بھولے گا۔"میں نے ایک چادر جو میرے کندھوں پر تھی پھیلا دی یہاں تک کہ آپ اپنی بات سے فارغ ہوئے تو میں نے اس چادر کو اپنے سینے کے ساتھ اکٹھا کر لیا تو اس دن کے بعد کبھی کوئی ایسی چیز نہیں بھولا جو آپ نے مجھ سے بیان فر ما ئی۔اگر دو آیتیں نہ ہو تیں، جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل فر ما ئی

ہیں تو میں کبھی کوئی چیز بیان نہ کرتا (وہ آیتیں یہ ہیں) ''وہ لوگ جو ہماری اتاری ہوئی کھلی باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں۔۔۔دونوں آیتوں کے آخر تک۔

صحيح مسلم، كِتَاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ، 35. باب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حديث 6400

https://islamicurdubooks.com/hadith/hadith-.php?tarqeem=1&bookid=2&hadith_number=6400

صحیح مسلم
اردو
چہارم
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفٰی ۲٦۱ ھجری)
ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دار العلم ممبئی
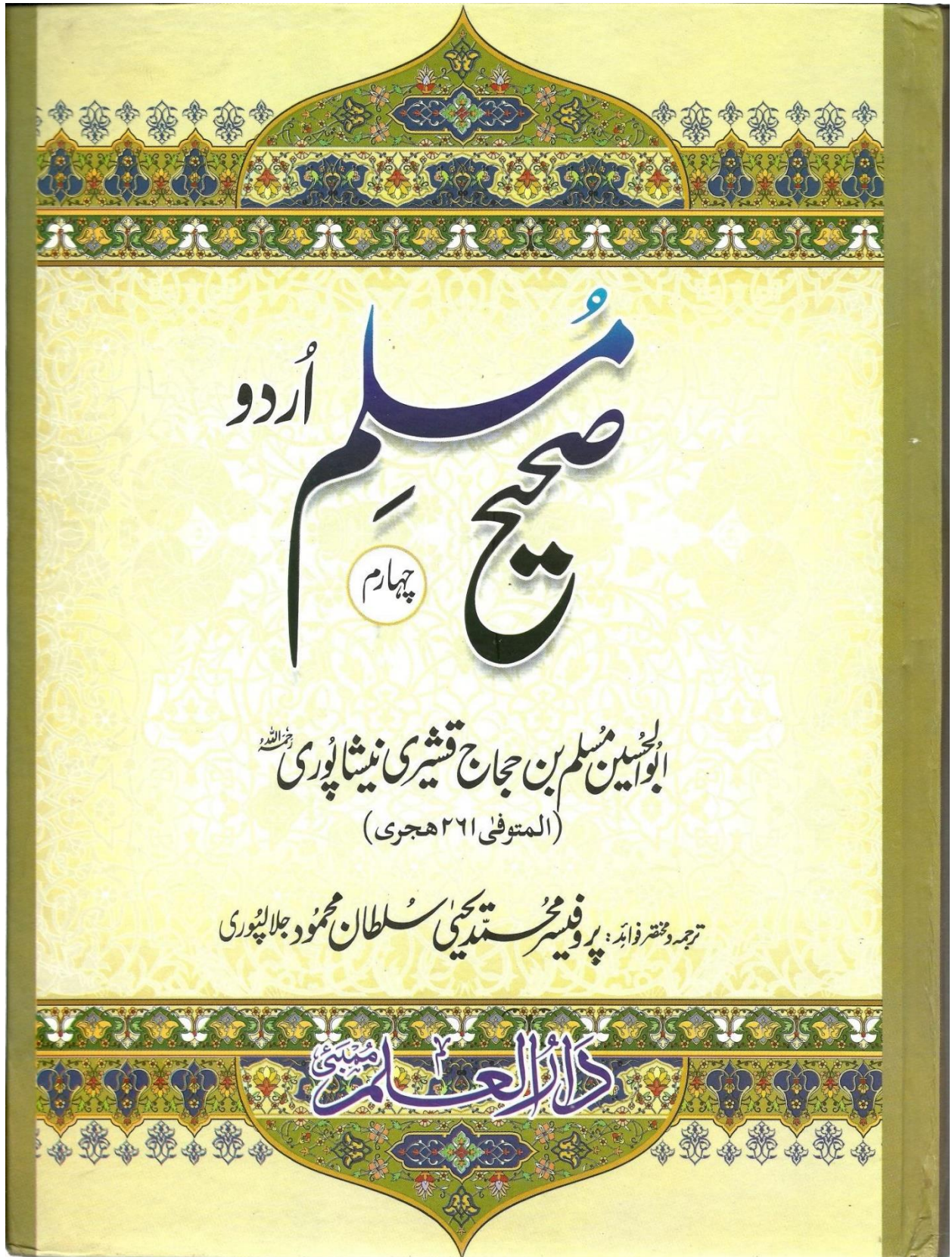
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا انْتَهٰى حَدِيثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ» إِلٰى آخِرِهِ.

روایت کی مگر مالک کی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات پر ختم ہو گئی، انھوں نے اپنی حدیث میں نبی ﷺ سے روایت کردہ یہ بات: ''کون اپنا کپڑا پھیلائے گا'' آخر تک، بیان نہیں کی۔

[٦٣٩٩] ١٦٠-(٢٤٩٣) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُوهُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلٰى جَانِبِ حُجْرَتِي، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ، وَكُنْتُ أُسَبِّحُ، فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي، وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ. [انظر: ٧٥٠٩]

[6399] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، عروہ بن زبیر نے انھیں حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تمھیں ابوہریرہ (ایسا کرتے ہوئے) اچھے نہیں لگتے کہ وہ آئے، میرے حجرے کے ساتھ بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرنے لگے، وہ مجھے (یہ) احادیث سنا رہے تھے۔ میں نفل پڑھ رہی تھی تو وہ میرے نوافل ختم کرنے سے پہلے اٹھ گئے، اگر میں (نوافل ختم کرنے کے بعد) انھیں موجود پاتی تو میں ان کو جواب میں یہ کہتی کہ رسول اللہ ﷺ تم لوگوں کی طرح تسلسل سے ایک کے بعد دوسری بات ارشاد نہیں فرماتے تھے۔

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات تو اچھی لگی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے توفیق وتصدیق کے لیے اپنی یاد کی ہوئی احادیث ام المومنین کو سنائیں، حضرت عائشہ نے ان میں سے کسی حدیث پر کوئی اعتراض نہیں کیا، نہ ہی کوئی حدیث انھیں غیر صحیح لگی، انھوں نے البتہ اپنا یہ ردعمل ظاہر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جو موقع ہوتا اس کے مطابق جو فرمانا چاہتے فرماتے۔ تم لوگ مختلف مواقع پر ارشاد فرمائی گئی آپ کی احادیث ایک تسلسل سے یکے بعد دیگرے سناتے چلے جاتے ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اس طرح تسلسل سے احادیث نہیں سناتی تھیں۔ موقع کے مطابق یا کسی سوال کے جواب میں حدیثِ رسول ﷺ بیان فرماتی تھیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا مقصود اس کے علاوہ احادیث رسول کو یاد رکھنا اور دوسرے طالبانِ حدیث تک منتقل کرنا بھی تھا جو انھیں لکھ لیتے تھے، اس لیے انھیں یہ انداز اختیار کرنا پڑا۔

(٢٤٩٢) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: يَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ، وَاللهُ الْمَوْعِدُ، وَيَقُولُونَ:

(2492) ابن شہاب نے بیان کیا: حضرت سعید بن میسّب نے روایت کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ کہتے ہیں: ابوہریرہ بہت احادیث بیان کرتے ہیں اور پیشی

مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ؟ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ: إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرْضِهِمْ، وَأَمَّا إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا، وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا، وَلَقَد قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا: «أَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هٰذَا، ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلٰى صَدْرِهِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ» فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ، حَتّٰى فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلٰى صَدْرِي، فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ، وَلَوْلَا آيَتَانِ أَنْزَلَهُمَا اللهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلْهُدَىٰ﴾ [البقرة: ١٥٩، ١٦٠] إِلٰى آخِرِ الْآيَتَيْنِ. [راجع: ٦٣٩٧]

اللہ کے سامنے ہونی ہے، نیز وہ کہتے ہیں: کیا وجہ ہے کہ مہاجرین اور انصار ابوہریرہ کی طرح احادیث بیان نہیں کرتے؟ میں تم کو اس کے بارے میں بتاتا ہوں: میرے انصاری بھائیوں کو ان کی زمینوں کا کام مشغول رکھتا تھا اور میرے مہاجر بھائیوں کو بازار کی خرید و فروخت مصروف رکھتی تھی اور میں پیٹ بھرنے پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگا رہتا تھا، جب دوسرے لوگ غائب ہوتے تو میں حاضر رہتا تھا اور جن باتوں کو وہ بھول جاتے تھے میں ان کو یاد رکھتا تھا۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کون شخص اپنا کپڑا اچھائے گا تا کہ میری یہ بات (حدیث) سنے پھر اس (کپڑے) کو اپنے سینے سے لگا لے تو اس نے جو کچھ سنا ہوگا اس میں سے کوئی چیز نہیں بھولے گا۔“ میں نے ایک چادر، جو میرے کندھوں پر تھی، پھیلا دی، یہاں تک کہ آپ اپنی بات سے فارغ ہوئے تو میں نے اس چادر کو اپنے سینے کے ساتھ اکٹھا کر لیا تو اس دن کے بعد کبھی کوئی ایسی چیز نہیں بھولا جو آپ نے مجھ سے بیان فرمائی۔ اگر دو آیتیں نہ ہوتیں، جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل فرمائی ہیں، تو میں کبھی کوئی چیز بیان نہ کرتا (وہ آیتیں یہ ہیں:) ”وہ لوگ جو ہماری اتاری ہوئی کھلی باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں......“ دونوں آیتوں کے آخر تک۔

[٦٤٠٠] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّكُمْ تَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[6400] شعیب نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ یہ کہتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ سے بہت احادیث بیان کرتا ہے۔ آگے ان کی حدیث کی طرح (بیان کیا۔)

ابو ہریرہ کی اس روایت میں مہاجرین و انصار کی جو تنقیص ہے اس کی مثال نہیں کیا واقعاً صحابہ دنیا کی خاطر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم سے دین سیکھنے نہیں آتے تھے؟ ستم بالائے ستم یہ کہ ابو ہریرہ غزوہ خیبر کے موقع پر مسلمان ہوا اور بہت مختصر سی مدت کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کی صحبت میں رہا تو خیبر سے پہلے جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے بیان فرمایا وہ تو لگ بھگ ضائع ہی ہو گیا ہوگا کیونکہ مہاجرین و انصار تو اپنی دنیا داری میں مشغول تھے ان کو احادیث حفظ کرنے سے کیا سروکار؟

چادر بچھا کر سمیٹنا تو کوئی مشکل کام نہیں تھا کسی اور صحابی نے اپنی چادر کیوں نہ بچھا دی تاکہ اس کا حافظہ بھی ابوہریرہ کی طرح مضبوط ہو جاتا اور وہ کبھی کوئی حدیث نہ بھولتا، کیا ابو ہریرہ کے سوا کسی صحابی نہ ایسا دعویٰ کیا؟

کیا ابو ہریرہ کے ان باطل دعووں کو نواصب قبول کریں گے؟

ابو ہریرہ نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنے لئے خصوصی موقع کا بھی ذکر کیا کہ جب اس نے اپنے برے حافظے کی شکایت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم سے کی تو آپ نے پھر چادر پھیلانے کا حکم دیا چنانچہ میں نے چادر پھیلا دی تو آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ و سلم نے اپنے ہاتھ سے اس میں ایک لپ بھر کر ڈال دی اور فرمایا کہ اسے اپنے بدن سے لگا لو۔ چنانچہ میں نے لگا لیا اور اس کے بعد کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔

دونوں واقعات میں شدید اختلاف ہے پہلے واقعہ کے متعلق بھی ابوہریرہ نے یہ دعوٰی کیا کہ پھر اس کے بعد کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔

اور دوسرے واقعہ میں بھی ایسا ہی ذکر کیا تو آخر کیا سبب تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کا قول نعوذباللہ سچا نہیں ہوتا تھا کہ ابو ہریرہ بار بار بھول جاتا تھا؟

کیا ناصبی دونوں واقعات میں تطبیق دے سکتے ہیں؟ محال ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کوئی بات فرمائیں اور وہ پوری نہ ہو ۔

یہ تو ابو ہریرہ کے اپنی زبانی بیان کردہ فضائل تھے ،ان سے اتنا تو معلوم ہو گیا کہ ابو ہریرہ کا حافظہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے بیان کردہ عمل کے سبب سو فیصد پختہ ہو گیا ہوگا۔

اب ابو ہریرہ کی بیان کردہ ایک حدیث کو دیکھیں جسے بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ،ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

امراض میں چھوت چھات صفر اور الو کی نحوست کی کوئی اصل نہیں اس پر ایک اعرابی بولا کہ یا رسول اللہ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا کہ وہ جب تک ریگستان میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح (صاف اور خوب چکنے) رہتے ہیں پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آ جاتا ہے اور ان میں گھس کر انہیں بھی خارش لگا جاتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا لیکن یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟

حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ، وَلَا هَامَةَ"، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا، فَقَالَ: فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ، رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ.

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں چھوت چھات صفر اور الو کی نحوست کی کوئی اصل نہیں اس پر ایک اعرابی بولا کہ یا رسول اللہ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا کہ وہ جب تک ریگستان میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح (صاف اور خوب چکنے) رہتے ہیں پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آ جاتا ہے اور ان میں گھس کر انہیں بھی خارش لگا جاتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا لیکن یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ اس کی روایت زہری نے ابوسلمہ اور سنان بن سنان کے واسطہ سے کی ہے۔

صحيح البخاري، كتَاب الطِّبِّ، 25. باب لاَ صفر، وهو داء يأْخذُ الْبطْنَ: حديث 5717

https://islamicurdubooks.com/hadith/hadith_.php?vhadith_id=6808&bookid=1&zoom_highlight=%D8%B3%D9%86%D8%A7%D9%86+%D8%A7%D8%A8%D9%8A+%D8%B3%D9%86%D8%A7%D9%86+%D8%A7%D9%84%D8%AF%D9%8A%D9%84%D9%8A+3653
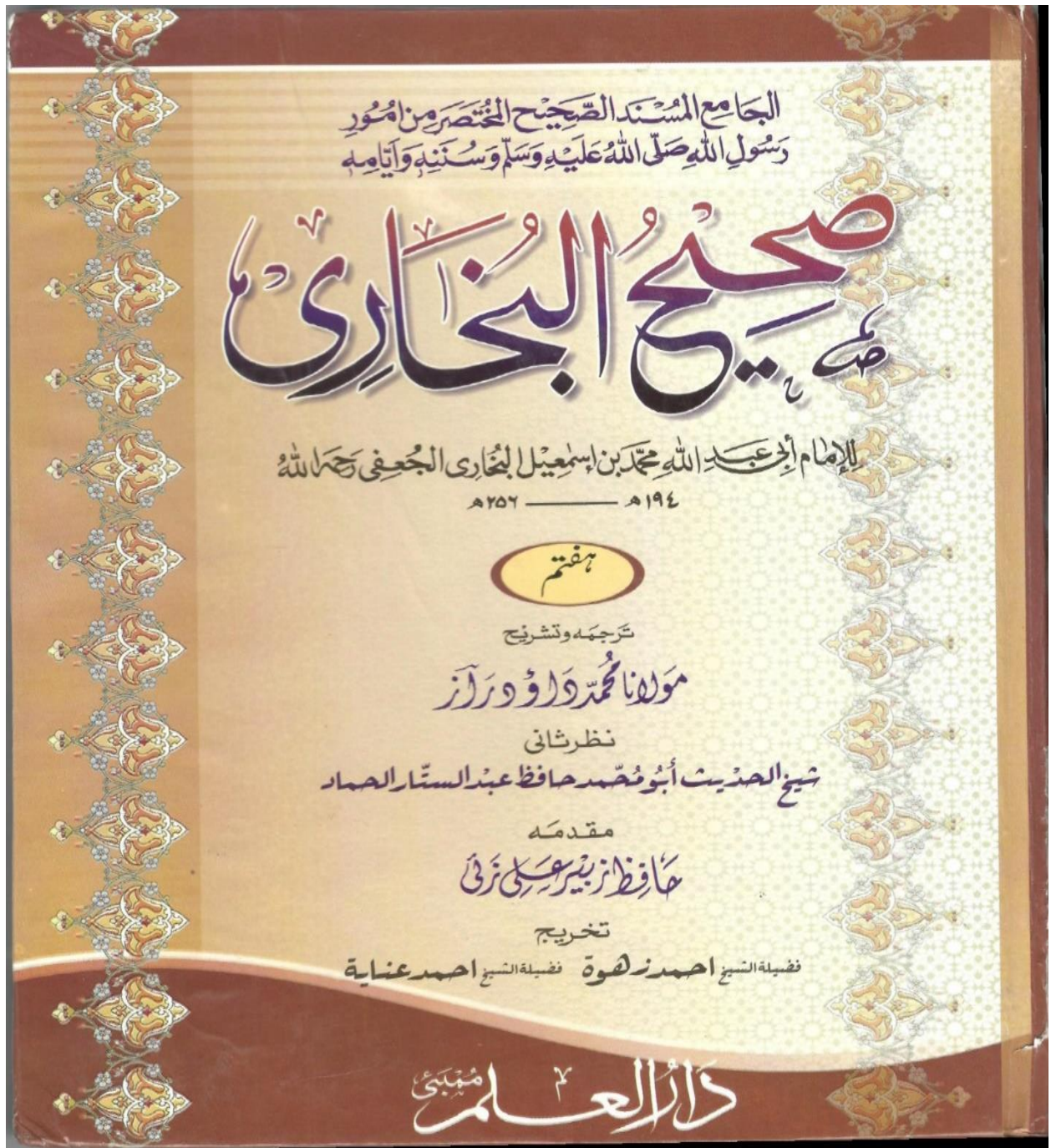
بَابُ دَوَاءِ الْمَبْطُوْنِ

باب: پیٹ کے عارضہ میں کیا دوا دی جائے؟

٥٧١٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ: ((اسْقِهِ عَسَلًا)) فَسَقَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ: ((صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيْكَ)). تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ. [راجع: ٥٦٨٤]

(۵۷۱۶) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو متوکل نے اور ان سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: کہ میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''انہیں شہد پلاؤ۔'' انہوں نے پلایا اور پھر واپس آ کر کہا کہ میں نے انہیں پلایا لیکن ان کے دستوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس پر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے'' (آخر شہد ہی سے اسے شفا ہوئی) محمد بن جعفر کے ساتھ اس حدیث کو نضر بن شمیل نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے۔

تشریح: شہد کے بارے میں خود ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فِيْهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ﴾ (۱۶/النحل: ۶۹) یعنی شہد میں لوگوں کے لئے شفا ہے کیونکہ یہ بیشتر نباتات کا قیمتی نچوڑ ہے جسے شہد کی مکھی نباتات کے پھولوں کا رس چوس چوس کر جمع کرتی ہے اس روایت میں جس مریض کا ذکر ہے اسے شہد پلاتے پلاتے از خود دست بند ہو گئے۔ جب پیٹ کا سب فاسد مادہ نکل گیا تو شہد نے مکمل طریقے سے اس شخص پر اپنا اثر کیا۔ یعنی اس کے دست روک دیئے یہی اصل الاصول ہومیو پیتھک علاج کی بنیاد ہے۔

بَابٌ: لَا صَفَرَ وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ

باب: صفر صرف پیٹ کی ایک بیماری ہے

تشریح: بعض نے کہا کہ پیٹ میں کیڑا پیدا ہو جاتا ہے جو اپنے زہریلے اثرات سے آدمی کا رنگ زرد کر دیتا ہے اور آدمی اس سے حکم الٰہی ہلاک ہو جاتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

٥٧١٧ـ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! فَمَا بَالُ إِبِلِيْ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيْرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ: ((فَمَنْ أَعْدَى

(۵۷۱۷) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن وغیرہ نے خبر دی اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امراض میں چھوت چھات، صفر اور الو کی نحوست کی کوئی اصل نہیں۔'' اس پر ایک اعرابی بولا کہ یا رسول اللہ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا کہ وہ جب تک ریگستان میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح (صاف اور خوب چکنے) رہتے ہیں پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آ جاتا ہے اور ان میں گھس کر انہیں بھی خارش لگا جاتا ہے تو آنحضرت ﷺ

الْأَوَّلَ؟)) رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَسِنَانِ بْنِ أَبِيْ سِنَانٍ. [راجع: ٥٧٠٧] [مسلم: ٥٧٨٩]

نے اس پر فرمایا: "لیکن یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟" اس کی روایت زہری نے ابوسلمہ اور سنان بن ابی سنان کے واسطہ سے کی ہے۔

علی ناصر

بَابُ ذَاتِ الْجَنْبِ

باب: ذات الجنب (نمونیہ) کا بیان

تشریح: یہ پسلی کا ورم ہوتا ہے جو سل اور دق کی طرح بڑی مہلک بیماری ہے اس کا علاج ضروری ہے۔

٥٧١٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَتَّابُ ابْنُ بَشِيْرٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ: ((اتَّقُوا اللّٰهَ عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذِهِ الْأَعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ)) يُرِيْدُ الْكُسْتَ يَعْنِي الْقُسْطَ قَالَ: وَهِيَ لُغَةٌ. [راجع: ٥٦٩٢]

(۵۷۱۸) ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو عتاب بن بشیر نے خبر دی، انہیں اسحاق نے، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محصن جوان اگلی ہجرت کرنے والی عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی اور وہ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں، خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر حاضر ہوئیں۔ انہوں نے اس بچے کا کوا گرنے میں تالو دبا کر علاج کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اللہ سے ڈرو! تم اپنی اولاد کو اس طرح تالو دبا کر تکلیف پہنچاتی ہو، عود ہندی (کوٹ) اس میں استعمال کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کے لیے شفا ہے جن میں سے ایک نمونیہ بھی ہے۔" آنحضرت ﷺ کی مراد عود ہندی سے کست تھی جسے قسط بھی کہتے ہیں، یہ بھی ایک لغت ہے۔

تشریح: عود ہندی اور عود بحری دونوں جڑیں ہوتی ہیں ان دونوں کو ملا کر ناس بنانا اور ناک میں ڈالنا ایسے امراض کے لئے بے حد مفید ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور یہ دونوں دوائیں پسلی کے ورم میں بھی بہت کام آتی ہیں۔

٥٧١٩، ٥٧٢٠، ٥٧٢١۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَيُّوْبَ مِنْ كُتُبِ أَبِيْ قِلَابَةَ۔ مِنْهُ حَدَّثَ بِهِ وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ۔ وَكَانَ هٰذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ وَكَوَاهُ أَبُوْ طَلْحَةَ بِيَدِهِ.

وَقَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ: عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِيْ

(۵۷۱۹، ۲۰، ۲۱) ہم سے عارم نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد نے بیان کیا کہ ایوب سختیانی کے سامنے ابوقلابہ کی لکھی ہوئی احادیث پڑھی گئیں ان میں وہ احادیث بھی تھیں جنہیں (ایوب نے ابوقلابہ سے) بیان کیا تھا اور وہ بھی تھیں جو ان کے سامنے پڑھ کر سنائی گئی تھیں۔ ان لکھی ہوئی احادیث کے ذخیرہ میں انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی تھی کہ ابوطلحہ اور انس بن نضر نے انس رضی اللہ عنہ کو داغ لگا کر ان کا علاج کیا تھا یا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خود اپنے ہاتھ سے داغا تھا۔ اور عباد بن منصور نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان

)مرفوع (حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ، حدَّثَنَا النَّضْرُ، أَخبرنَا إِسْرَائِيلُ، أَخبرنَا أَبُو حَصِينٍ، عن أَبِي صَالِحٍ، عن أَبِي هريرة رضي اللَّهُ عنه، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّم، قَالَ:" لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ."

ہم سے محمد بن حکم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے نضر بن شمیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو ابوحصین (عثمان بن عاصم اسدی) نے خبر دی، انہیں ابوصالح ذکوان نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”چھوت لگ جانا بدشگونی یا الو یا صفر کی نحوست یہ کوئی چیز نہیں ہے۔“

صحيح البخاري، كِتَاب الطِّبِّ، 45. باب لاَ هَامَةَ: حدیث 5757

https://islamicurdubooks.com/hadith/hadith-.php?tarqeem=1&bookid=1&hadith_number=5757
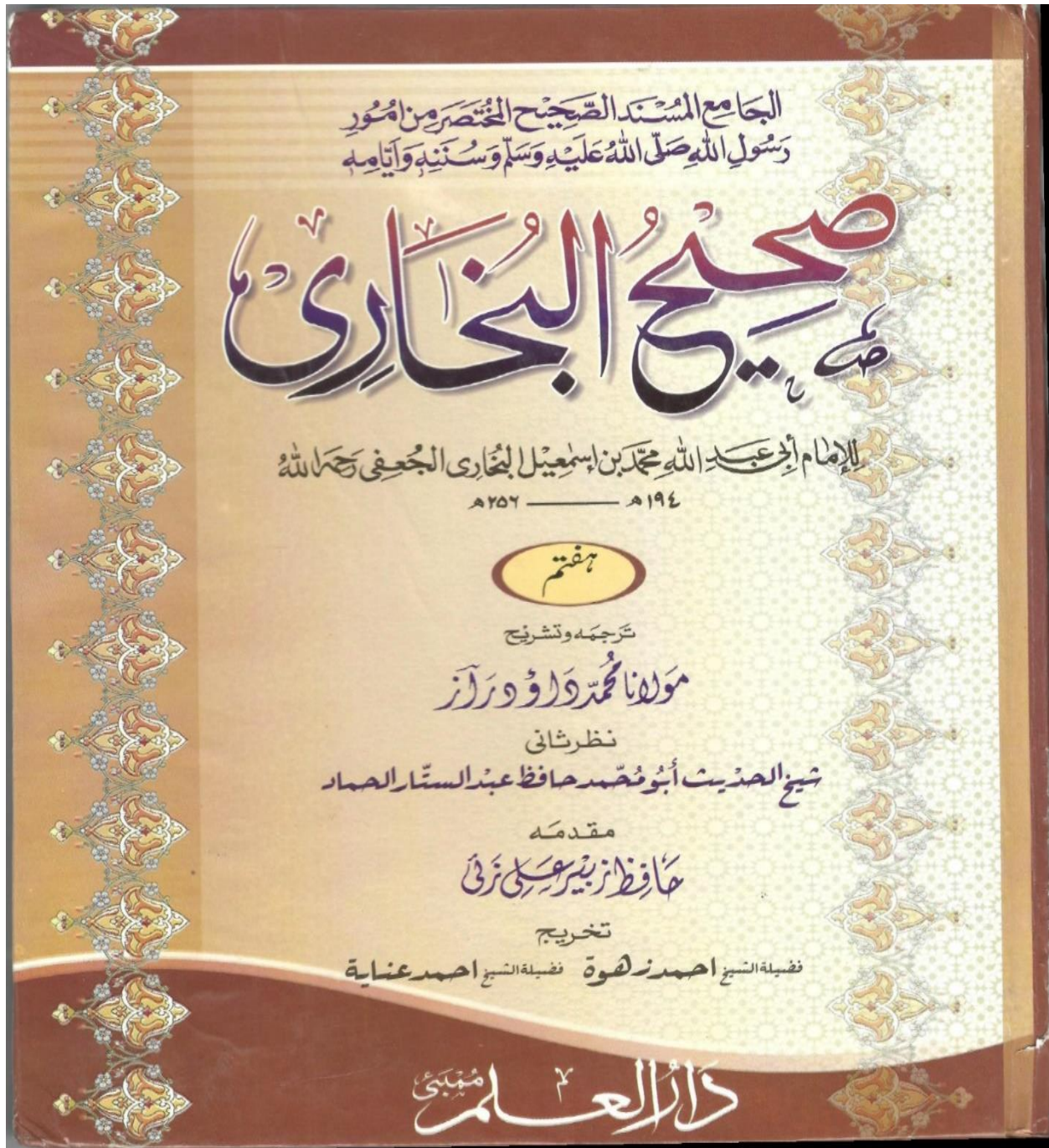
تشریح: حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے بدشگونی کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ "فاذا رای احدکم شیئا ما یکرہ فلیقل اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔"(فتح جلد ۱۰/ صفحہ ۲۶۳) یعنی اگر تم میں سے کوئی ایسی مکروہ چیز دیکھے تو کہے یا اللہ! تمام بھلائیاں لانے والا تو ہی ہے اور برائیوں کا دفع کرنے والا بھی تیرے سوا کوئی نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اور ان کا سرچشمہ اے اللہ! تو ہی ہے۔

علی ناصر

بَابٌ: لَا هَامَةَ — باب: اُلّو کو منحوس سمجھنا لغو ہے

٥٧٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ)). [راجع:٥٧٠٧]

(۵۷۵۷) ہم سے محمد بن حکم نے بیان کیا، کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی، کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی، کہا ہم کو ابوحصین (عثمان بن عاصم اسدی) نے بیان کیا، انہیں ابوصالح ذکوان نے اور انہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''چھوت لگ جانا یا بدشگونی یا الو یا صفر کی نحوست یہ کوئی چیز نہیں ہے۔''

تشریح: الو یعنی بوم ایک شکاری پرندہ ہے اس کو دن میں نہیں سوجھتا تو بیچارہ رات کو نکلا کرتا ہے۔ آدمیوں کے ڈر سے اکثر جنگل اور ویرانہ میں رہتا ہے۔ عرب لوگ الو کو منحوس سمجھتے ان کا اعتقاد یہ تھا کہ آدمی کی روح مرنے کے بعد الو کے قالب میں آجاتی ہے اور پکارتی پھرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس لغو خیال کا رد کیا۔ صفر پیٹ کا ایک کیڑا ہے جو بھوک کے وقت پیٹ کو نوچتا ہے، کبھی آدمی اس کی وجہ سے مر جاتا ہے عرب لوگ اس بیماری کو متعدی جانتے تھے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے صفر کے یہی معنی نقل کئے ہیں۔ بعض نے کہا صفر سے وہ مہینہ مراد ہے جو محرم کے بعد آتا ہے۔ عرب لوگ اسے بھی منحوس سمجھتے تھے اب تک ہندوستان میں بعض لوگ تیرہ تیزی کو منحوس جانتے اور ان دنوں میں شادی بیاہ نہیں کرتے۔

بَابُ الْكِهَانَةِ — باب: کہانت کا بیان

تشریح: کہانت کی برائی میں سنن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "من اتی کاھنا او عرافا فصدقه بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد۔" یعنی جو کوئی کسی کاہن یا کسی پنڈت کے پاس کسی غیب کی بات کو معلوم کرنے گیا اور پھر اس کی تصدیق کی تو اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو چیز اللہ کے رسول ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔ یعنی وہ منکر قرآن ہو گیا کاہن عرب میں وہ لوگ تھے جو آئندہ کی باتیں لوگوں کو بتلایا کرتے تھے اور ہر ایک شخص سے اس کی قسمت کا حال کہتے یونان سے عرب میں کہانت آئی تھی۔ یونان میں کوئی کام بغیر کاہن سے مشورہ لئے نہ کرتے۔ بعض کاہن یہ دعویٰ کرتے کہ جن ان کے تابع ہیں، وہ ان کو آئندہ کی بات بتلا دیتے ہیں ایسے جھوٹے مکار لوگ بعض پنڈتوں اور بعض ملا، مشائخ کی شکل میں آج بھی موجود ہیں مگر اب ان کا جھوٹ فریب الم نشرح ہو گیا ہے پھر بھی کچھ سادہ لوح لوگ مرد و زن ان کے بہکانے میں آجاتے ہیں۔

٥٧٥٨۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ

(۵۷۵۸) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اور ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں کے بارے میں جنہوں نے جھگڑا کیا تھا یہاں تک کہ ان میں سے ایک عورت (ام عطیف بنت مروح) نے دوسری کو پتھر پھینک کر مارا (جس کا نام ملیکہ بنت عویمر تھا) پھر عورت کے

حدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ ، وحرملَةَ بن يَحيي ، واللَّفْظُ لأَبِي الطَّاهرِ، قَالَا: أَخْبرنَا ابن وهب ، أَخبرنِي يونس ، قَالَ ابن شهاب :فَحدَّثَنِي أَبُو سلَمَة بن عَبْد الرَّحْمن ، عن أَبِي هريرة ، حين قَالَ رسولُ اللَّه صلَّى اللَّه علَيه وسلَّم: " لَا عدْوى ولَا صفر ولَا هامة "، فَقَالَ أَعرابِيٌّ: يا رسولَ اللَّه فَما بالُ الْإِبل تَكُونُ فِي الرَّمل كَأَنَّهَا الظِّباء، فَيجِيء الْبعير الْأَجرب فَيدْخل فيها فَيجربها كلَّها، قَال: " فَمن أَعدى الْأَوَّل؟. "

یونس نے کہا: ابن شہاب نے کہا: مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " مرض کا کسی دوسرے کو چمٹنا ماہ صفر کی نحوست اور مقتول کی کھوپڑی سے الو کا نکلنا سب بے اصل ہیں تو ایک اعرا بی (بدو) نے کہا: تو پھر اونٹوں کا یہ حال کیوں ہوتا ہے کہ وہ صحرامیں ایسے پھر رہے ہوتے ہیں جیسے ہرن (صحت مند چاق چوبند)، پھر ایک خارش زدہ اونٹ آتا ہے، ان میں شامل ہوتا ہے، اور ان سب کو خارش لگا دیتا ہے ؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "پہلے اونٹ کو کس نے بیماری لگا ئی تھی۔؟

حدیث 5788

صحیح مُسلم
اُردو
چہارم
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری
(المتوفی ۲۶۱ ھجری)
ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دارالعلم ممبئی

(المعجم ٣٣) (بَابٌ: لَّا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ، وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ، وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ)(التحفة ١٨)

باب:33۔کسی سے خود بخود مرض کا چمٹ جانا، بدفالی، مقتول کی کھوپڑی سے الو نکلنا، ماہِ صفر (کی نحوست)، ستاروں کی منزلوں کا بارش برسانا اور چھلاوہ، ان سب کی کوئی حقیقت نہیں اور بیمار (اونٹوں) والا، (اپنے اونٹ) صحت منداونٹوں والے (چرواہے) کے پاس نہ لائے

[٥٧٨٨] ١٠١-(٢٢٢٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ - قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، حِينَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ»، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ، فَيَجِيءُ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا؟ قَالَ: «فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟». [انظر: ٥٧٩٤]

[5788] یونس نے کہا: ابن شہاب نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مرض کا کسی دوسرے کو چمٹنا، ماہِ صفر کی نحوست اور مقتول کی کھوپڑی سے الو کا نکلنا سب بے اصل ہیں، تو ایک اعرابی (بدو) نے کہا: تو پھر اونٹوں کا یہ حال کیوں ہوتا ہے کہ وہ صحرا میں ایسے پھر رہے ہوتے ہیں جیسے ہرن (صحت مند، چاق چوبند)، پھر ایک خارش زدہ اونٹ آتا ہے، ان میں شامل ہوتا ہے اور ان سب کو خارش لگا دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پہلے اونٹ کو کس نے بیماری لگائی تھی؟''

علی ناصر

[٥٧٨٩] ١٠٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ» فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ!، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

[5789] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے بتایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں چمٹتا، نہ بدفالی کی کوئی حقیقت ہے، نہ صفر کی نحوست کی اور نہ کھوپڑی سے الو نکلنے کی۔'' تو ایک اعرابی کہنے لگا: یارسول اللہ! (آگے) یونس کی حدیث کے مانند (ہے۔)

[٥٧٩٠] ١٠٣-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ

[5790] شعیب نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے

وحدثني مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ ، وَحسن الْحُلْوَانِيُّ ، قَالَا: حَدَّثَنا يَعْقُوبُ وهُوَ ابْنُ إِبراهيم بْنِ سَعْدٍ ، حَدَّثَنا أَبِي ، عن صَالِحٍ ، عن ابْنِ شِهَابٍ ، أَخْبرنِي أَبو سلَمَةَ بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ وغَيره، أن أبا هريرة ، قَالَ: إِنَّ رسُولَ اللَّه صَلَّى اللَّهُ علَيْه وسلَّم قَالَ: " لَا عَدْوى وَلَا طيرَةَ ولَا صفر ولَا هَامة "، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يا رسُولَ اللَّه بِمثْلِ حَدِيث يُونس،

صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے بتا یا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں چمٹتا، نہ بد فالی کی کوئی حقیقت ہے نہ صفر کی نحوست کی اور نہ کھوپڑی سے الونکلنے کی۔ "تو ایک اعرابی کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! (آگے) یونس کی حدیث کی مانند (ہے۔)

حدیث 5789

صحیح مُسلم
اُردو
چہارم
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفی ۲٦۱ هجری)
ترجمہ ومختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دار العلم ممبئی

(المعجم٣٣) (بَابٌ: لَّا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ، وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ، وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ)(التحفة١٨)

باب:33۔کسی سے خود بخود مرض کا چمٹ جانا، بدفالی، مقتول کی کھوپڑی سے الو نکلنا، ماہِ صفر (کی نحوست)، ستاروں کی منزلوں کا بارش برسانا اور چھلاوہ، ان سب کی کوئی حقیقت نہیں اور بیمار (اونٹوں) والا، (اپنے اونٹ) صحت مند اونٹوں والے (چرواہے) کے پاس نہ لائے

[٥٧٨٨] ١٠١-(٢٢٢٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ - قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، حِينَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ»، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَّا رَسُولَ اللهِ! فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ، فَيَجِيءُ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا؟ قَالَ: «فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟». [انظر: ٥٧٩٤]

[5788] یونس نے کہا: ابن شہاب نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مرض کا کسی دوسرے کو چمٹنا، ماہِ صفر کی نحوست اور مقتول کی کھوپڑی سے الو کا نکلنا سب بے اصل ہیں، تو ایک اعرابی (بدو) نے کہا: تو پھر اونٹوں کا یہ حال کیوں ہوتا ہے کہ وہ صحرا میں ایسے پھر رہے ہوتے ہیں جیسے ہرن (صحت مند، چاق چوبند)، پھر ایک خارش زدہ اونٹ آتا ہے، ان میں شامل ہوتا ہے اور ان سب کو خارش لگا دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پہلے اونٹ کو کس نے بیماری لگائی تھی؟''

[٥٧٨٩] ١٠٢-(. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ» فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَّا رَسُولَ اللهِ!، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

[5789] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں چمٹتا، نہ بدفالی کی کوئی حقیقت ہے، نہ صفر کی نحوست کی اور نہ کھوپڑی سے الو نکلنے کی۔'' تو ایک اعرابی کہنے لگا: یا رسول اللہ! (آگے) یونس کی حدیث کے مانند (ہے۔)

علی ناصر

[٥٧٩٠] ١٠٣-(. . .) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ

[5790] شعیب نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے

وحدَّثني عبْدُ اللَّه بنْ عبْد الرَّحْمن الدَّارميُّ ، أَخبرنا أَبو الْيمان ، عن شُعيب ، عن الزُّهري ، أَخبرني سنانُ بن أَبي سنان الدُّؤَليُّ ، أَنَّ أَبا هريرةَ ، قَالَ: قَالَ النَّبيِّ صلَّى اللَّه علَيْه وسلَّم: " لَا عدْوى "، فقَام أَعْرابيٌّ فذَكَر بمثْل حديث يونُس، وصالح، وعن شعيب ، عن الزُّهري ، قَالَ: حدَّثني السَّائبُ بن يزيد ابن أُخْت نَمرٍ ، أَنَّ النَّبيَّ صلَّى اللَّهُ علَيه وسلَّم، قَالَ: " لَا عدْوى ولَا صفر ولَا هامةَ."

شعیب نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے سنان بن ابی سنان دؤلی نے بتایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبیصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مرض کسی دوسرے کو خود بخود نہیں چمٹتا۔"تو ایک اعرابی کھڑا ہو گیا، پھر یونس اور صالح کی حدیث کی مانند بیان کیا اور شعیب سے روایت ہے، انھوں نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے سائب بن یزید بن اخت نمر نے حدیث سنا ئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہ کسی سے خود بخود مرض چمٹتا ہے نہ صفر کی نحوست کوئی چیز ہے اور نہ کھوپڑی سے الو نکلنا۔"

صحیح مسلم حدیث 5790

صحیح مسلم اردو
چہارم
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفی ۲۶۱ هجری)
ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دار العلم ممبئی

(المعجم٣٣) (بَابٌ: لَّا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ، وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ، وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ)(التحفة١٨)

باب:33۔کسی سے خود بخود مرض کا چمٹ جانا، بدفالی، مقتول کی کھوپڑی سے الو نکلنا، ماہِ صفر (کی نحوست)، ستاروں کی منزلوں کا بارش برسانا اور چھلاوہ، ان سب کی کوئی حقیقت نہیں اور بیمار (اونٹوں) والا، (اپنے اونٹ) صحت مند اونٹوں والے (چرواہے) کے پاس نہ لائے

[٥٧٨٨] ١٠١-(٢٢٢٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ - قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، حِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ»، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَّا رَسُولَ اللّٰهِ! فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ، فَيَجِيءُ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا؟ قَالَ: «فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟». [انظر: ٥٧٩٤]

[5788] یونس نے کہا: ابن شہاب نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مرض کا کسی دوسرے کو چمٹنا، ماہِ صفر کی نحوست اور مقتول کی کھوپڑی سے الو کا نکلنا سب بے اصل ہیں، تو ایک اعرابی (بدو) نے کہا: تو پھر اونٹوں کا یہ حال کیوں ہوتا ہے کہ وہ صحرا میں ایسے پھر رہے ہوتے ہیں جیسے ہرن (صحت مند، چاق چوبند)، پھر ایک خارش زدہ اونٹ آتا ہے، ان میں شامل ہوتا ہے اور ان سب کو خارش لگا دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پہلے اونٹ کو کس نے بیماری لگائی تھی؟''

[٥٧٨٩] ١٠٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ» فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَّا رَسُولَ اللّٰهِ!، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

[5789] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں چمٹتا، نہ بدفالی کی کوئی حقیقت ہے، نہ صفر کی نحوست کی اور نہ کھوپڑی سے الو نکلنے کی۔'' تو ایک اعرابی کہنے لگا: یارسول اللہ! (آگے) یونس کی حدیث کے مانند (ہے۔)

[٥٧٩٠] ١٠٣-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

[5790] شعیب نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا عَدْوٰى» فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ، وَّعَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أُخْتِ نَمِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ».

سنان بن ابی سنان دؤلی نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مرض کسی دوسرے کو خود بخود نہیں چمٹتا۔'' تو ایک اعرابی کھڑا ہو گیا، پھر یونس اور صالح کی حدیث کے مانند بیان کیا؛ اور شعیب سے روایت ہے، انھوں نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے سائب بن یزید بن اخت نمر نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ کسی سے خود بخود مرض چمٹتا ہے، نہ صفر کی نحوست کوئی چیز ہے اور نہ کھوپڑی سے الو نکلنا۔''

علی ناصر

[٥٧٩١] ١٠٤-(٢٢٢١) وحَدَّثَنِي أَبُوالطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى» وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ».

[5791] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی کہ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مرض کسی سے خود بخود نہیں چمٹتا اور وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیمار اونٹوں والا صحت مند اونٹوں والے (چرواہے) کے پاس اونٹ نہ لے جائے۔''

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَيْهِمَا عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَمَتَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهِ: «لَا عَدْوٰى» وَأَقَامَ عَلٰى أَنْ: «لَّا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ» قَالَ: فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ - وَّهُوَ ابْنُ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ -: قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ، يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا آخَرَ، قَدْ سَكَتَّ عَنْهُ، كُنْتَ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى» فَأَبٰى أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْ يَّعْرِفَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: «لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ» فَمَارَاهُ الْحَارِثُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى غَضِبَ أَبُو هُرَيْرَةَ

ابوسلمہ نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں حدیثیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کرتے تھے، پھر ابوہریرہ ''لاعدویٰ'' والی حدیث بیان کرنے سے رک گئے اور ''بیمار اونٹوں والا صحت مند اونٹوں والے کے پاس (اونٹ) نہ لائے۔'' والی حدیث پر قائم رہے۔ تو حارث بن ابی ذباب نے ـــ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے تھے ــ کہا: ابوہریرہ! میں تم سے سنا کرتا تھا، تم اس کے ساتھ ایک اور حدیث بیان کیا کرتے تھے جسے بیان کرنے سے اب تم خاموش ہو گئے ہو، تم کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے خود بخود مرض نہیں چمٹتا'' تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو پہچاننے سے انکار کر دیا اور یہ حدیث بیان کی: ''بیمار اونٹوں والا صحت مند اونٹوں والے کے پاس (اونٹ)

حدَّثَنَا يَحيي بن أَيُّوب ، وقُتَيبةَ ، وابْن حجر ، قَالُوا: حدَّثَنَا إِسْمَاعيل يعنُونَ بن جعفَرٍ ، عن الْعلَاءِ ، عن أَبِيه ، عن أَبِي هريرةَ ، أَنَّ رسُولَ اللَّه صلَّى اللَّهُ علَيْه وسلَّم قَالَ: " لَا عدْوى ولَا هامةَ ولَا نوء ولَا صفر."

علاء کے والد (عبد الرحمٰن) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:: کسی سے خود بخود مرض کا لگ جانا کھوپڑی سے الوکانکلنا، ستارے کے غائب ہو نے اور طلوع ہو نے سے بارش برسنا اور صفر (کی نحوست) کی کوئی حقیقت نہیں۔"

حدیث 5794

صحیح مسلم،کتَاب السَّلَامِ،33. باب لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ:حدَيث 5794

https://islamicurdubooks.com/hadith/book.php?pn=15&bookid=2&bc_id=140

صحیح مسلم
اردو
چہارم
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفی ۲۶۱ ھجری)
ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دار العلم ممبئی

يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى» وَيُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ: «لَا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ» بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مرض خود بخود دوسرے کو نہیں لگ جاتا'' اور اس کے ساتھ یہ بیان کرتے: ''بیمار اونٹوں والا، (اپنے اونٹ) صحت مند اونٹوں والے کے پاس نہ لائے'' یونس کی حدیث کے مانند۔

[٥٧٩٣] (...) حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5793] شعیب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٧٩٤] ١٠٦-(٢٢٢٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ- يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ - عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ». [راجع: ٥٧٨٨]

[5794] علاء کے والد (عبدالرحمٰن) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے خود بخود مرض کا لگ جانا، کھوپڑی سے الو کا نکلنا، ستارے کے غائب ہونے اور طلوع ہونے سے بارش برسنا اور صفر (کی نحوست) کی کوئی حقیقت نہیں۔''

علی ناصر

[٥٧٩٥] ١٠٧-(٢٢٢٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُولَ».

[5795] ابوخیثمہ (زہیر) نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود لازمی طور پر نہیں چمٹ جاتا، نہ بدشگونی کوئی چیز ہے، نہ چھلاوے (غول بیابانی) کی کوئی حقیقت ہے۔''

[٥٧٩٦] ١٠٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا غُولَ وَلَا صَفَرَ».

[5796] یزید تستری نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں چمٹتا، نہ چھلاوا کوئی چیز ہے، نہ صفر کی (نحوست) کوئی حقیقت ہے۔''

وحدَّثني حَجَّاج بنُ الشَّاعر ، حدَّثني مُعلَّى بنُ أَسَد ، حدَّثنا عَبْدُ الْعَزِيز بن مُخْتَار ، حدَّثنا يَحْيي بن عتيق ، حدَّثنا مُحَمَّدُ بن سيرين ، عن أَبِي هريرة ، قال: قال رسول اللَّه صلَّى اللَّه عليه وسلَّم: " لَا عَدْوى، ولَا طيرة، وأُحبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ. "

یحییٰ بن عتیق نے کہا: ہمیں محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی پر لازمی طور پر بیمار ی لگ جا نے کی کوئی حقیقت نہیں بد شگونی کوئی شے نہیں اور میں اچھی فال کو پسند کرتا ہوں۔"

صحيح مسلم، كتاب السَّلَام، 34. باب الطِّيَرَة والْفَأْل وما يَكُونُ فيه الشُّؤْم: حديث 5802

https://islamicurdubooks.com/hadith/book.php?pn=16&bookid=2&bc_id=140

صحیح مسلم
اردو
چہارم
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفی ۲۶۱ ھجری)
ترجمہ و مختصر فوائد : پروفیسر محمد یحیٰی سلطان محمود جلالپوری
دار العلم ممبئی

[٥٨٠١] ١١٢-(. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ» قَالَ: قِيلَ: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: «الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ».

[5801] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں لگتا، برا شگون کوئی چیز نہیں اور مجھے نیک فال اچھی لگتی ہے۔'' کہا: آپ سے عرض کی گئی: نیک فال کیا ہے؟ فرمایا: ''پاکیزہ کلمہ (دعا یا حوصلہ افزائی یا دانائی پر مبنی کوئی جملہ۔)''

[٥٨٠٢] ١١٣-(٢٢٢٣) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ ابْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَتِيقٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ». [راجع: ٥٧٩٨]

[5802] یحییٰ بن عتیق نے کہا: ہمیں محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے لازمی طور پر بیماری لگ جانے کی کوئی حقیقت نہیں، بدشگونی کوئی شے نہیں اور میں اچھی فال کو پسند کرتا ہوں۔''

علی ناصر

[٥٨٠٣] ١١٤-(. . .) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا طِيَرَةَ، وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ».

[5803] ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لازمی طور پر خود بخود کسی سے بیماری لگ جانے کی کوئی حقیقت نہیں، کھوپڑی سے الو نکلنا کوئی چیز نہیں، بدشگونی کچھ نہیں اور میں نیک فال کو پسند کرتا ہوں۔''

[٥٨٠٤] ١١٥-(٢٢٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ، ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ».

[5804] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دو بیٹوں حمزہ اور سالم سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عدمِ موافقت (ناسزاواری) گھر، عورت اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔''

فائدہ: کسی جگہ یا انسان یا سواری کا راس نہ آنا بدشگونی سے الگ چیز ہے۔ انسان کی اپنی طبیعت، عادات، خصائل اور ان اشیاء کی خصوصیات ایسی ہو سکتی ہیں جن میں باہم مطابقت نہ ہو سکے۔ اس صورتِ حال سے جن انسانوں کو سابقہ پڑتا ہے وہ زیادہ تر

حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا عَدْوَى، وَلَا هَامَةَ، وَلَا طِيَرَةَ، وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ."

ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " لا زمی طور پر خود بخود کسی سے بیمار ی لگ جا نے کی کوئی حقیقت نہیں، کھوپڑی سے الونکلنا کوئی چیز نہیں، بد شگونی کچھ نہیں اور میں نیک فا ل کو پسند کرتا ہوں۔

صحيح مسلم، كِتَاب السَّلَامِ، 34. باب الطِّيَرَةِ وَالْفَأْلِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الشُّؤْمِ: حديث 5803

https://islamicurdubooks.com/hadith/book.php?pn=16&bookid=2&bc_id=140

صحیح مسلم
اردو
چہارم
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفی ۲۶۱ ھجری)
ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دارالعلم ممبئی

[٥٨٠١] ١١٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ» قَالَ: قِيلَ: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: «الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ».

[5801] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں لگتا، برا شگون کوئی چیز نہیں اور مجھے نیک فال اچھی لگتی ہے۔'' کہا: آپ سے عرض کی گئی: نیک فال کیا ہے؟ فرمایا: ''پاکیزہ کلمہ (دعا یا حوصلہ افزائی یا دانائی پر مبنی کوئی جملہ۔)''

[٥٨٠٢] ١١٣-(٢٢٢٣) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ ابْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَتِيقٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ». [راجع: ٥٧٩٨]

[5802] یحییٰ بن عتیق نے کہا: ہمیں محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے لازمی طور پر بیماری لگ جانے کی کوئی حقیقت نہیں، بدشگونی کوئی شے نہیں اور میں اچھی فال کو پسند کرتا ہوں۔''

[٥٨٠٣] ١١٤-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا طِيَرَةَ، وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ».

[5803] ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لازمی طور پر خود بخود کسی سے بیماری لگ جانے کی کوئی حقیقت نہیں، کھوپڑی سے الو نکلنا کوئی چیز نہیں، بدشگونی کچھ نہیں اور میں نیک فال کو پسند کرتا ہوں۔''

علی ناصر

[٥٨٠٤] ١١٥-(٢٢٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ، ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ».

[5804] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دو بیٹوں حمزہ اور سالم سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عدمِ موافقت (ناسزاداری) گھر، عورت اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔''

فائدہ: کسی جگہ یا انسان یا سواری کا راس نہ آنا بدشگونی سے الگ چیز ہے۔ انسان کی اپنی طبیعت، عادات، خصائل اور ان اشیاء کی خصوصیات ایسی ہو سکتی ہیں جن میں باہم مطابقت نہ ہو سکے۔ اس صورتِ حال سے جن انسانوں کو سابقہ پڑتا ہے وہ زیادہ تر

مگر بعد میں ابو ہریرہ اپنی بیان کردہ روایت کے خلاف ہی روایت کرنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ" کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند اونٹوں میں نہ لے جائے" اور جب اس کو یاد دلایا جاتا کہ تو اس سے قبل اس کے برعکس روایت کرتا تھا تو غضبناک ہو جاتا اور حبشی زبان میں بربڑانے لگتا اور اپنی پہلی روایت کا انکار کرتا کہ وہ میں نے بیان نہیں کی ۔

بخاری و مسلم کی زبانی ملاحظہ فرمائیں:

)مرفوع (وعن أَبِي سلَمةَ :سَمِع أَبا هريرةَ بعدُ يقُولُ، قَالَ النَّبِيُّ صلَّى اللَّهُ علَيه وسلَّم:" لَا يوردنَّ ممْرِضٌ علَى مصحٍ"، وأَنْكَر أَبو هريرةَ حديث الْأَوَّل، قُلْنا أَلَمْ تُحدّث أَنَّه لَا عدْوى فَرطَن بِالْحبشيَّة، قَالَ أَبو سلَمة: فَما رأَيته نسي حديثًا غيره۔

اور ابوسلمہ سے روایت ہے انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند اونٹوں میں نہ لے جائے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) عرض کیا کہ آپ ہی نے ہم سے یہ حدیث نہیں بیان کی ہے کہ چھوت یہ نہیں ہوتا پھر وہ (غصہ

میں) حبشی زبان بولنے لگے۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ اس حدیث کے سوا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اور کوئی حدیث بھولتے نہیں دیکھا۔

صحيح البخاري، كِتَاب الطِّبِّ، 53. باب لاَ هَامَةَ: حديث 5771

https://islamicurdubooks.com/hadith/hadith-.php?tarqeem=1&bookid=1&hadith_number=5771
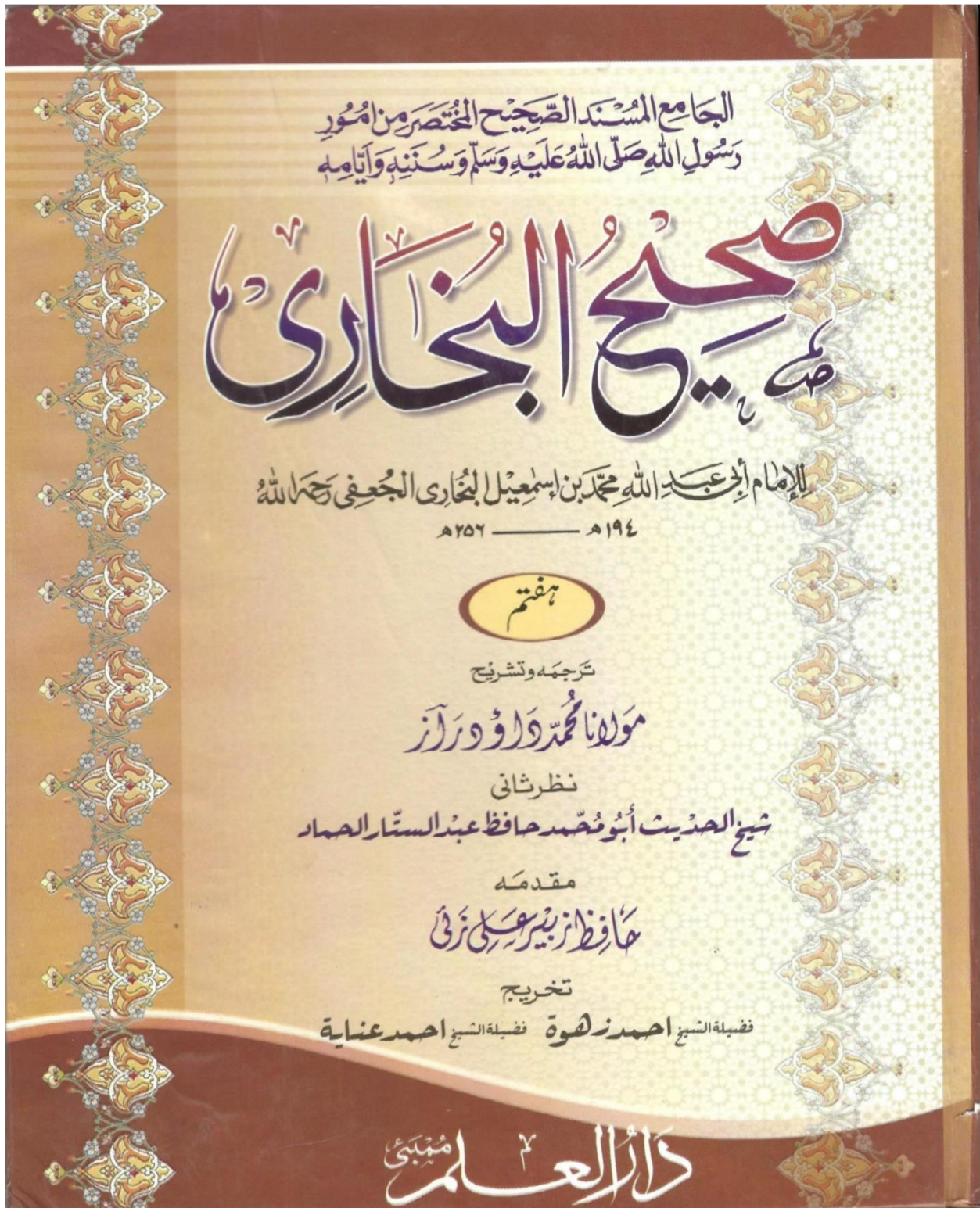
فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟)) [راجع: ٥٧٠٧] [ابوداود: ٣٩١١]

ہےلیکن خارش والا اونٹ اسے مل جاتا ہے اور اسے بھی خارش لگا دیتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟''

٥٧٧١- وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ)). وَأَنْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدِيثَ الْأَوَّلِ قُلْنَا: أَلَمْ تُحَدِّثْ أَنَّهُ لَا عَدْوَى؟ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَمَا رَأَيْتُهُ نَسِيَ حَدِيثًا غَيْرَهُ. [طرفه في: ٥٧٧٤]

(۵۷۷۱) اور ابوسلمہ سے روایت ہے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند اونٹوں میں نہ لے جائے۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے) عرض کیا: آپ ہی نے ہم سے یہ حدیث نہیں بیان کی ہے کہ چھوت یہ نہیں ہوتا؟ پھر وہ (غصے میں) حبشی زبان بولنے لگے۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ اس حدیث کے سوا میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اور کوئی حدیث بھولتے نہیں دیکھا۔

علی ناصر

تشریح: راوی کا یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بھول گئے اس لئے انہوں نے انکار کیا بلکہ انکار کی وجہ شاگرد کا حدیث کو تعارض کی شکل میں پیش کرنا تھا۔ ان کو اس پر ناراضگی ہوئی کیونکہ یہ دونوں احادیث دو الگ الگ مضامین پر شامل ہیں اور ان میں تعارض کا کوئی سوال نہیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان معاملات میں عام لوگوں کے ذہنوں میں جو وہم پیدا ہوتا ہے اسی سے بچنے کے لئے یہ حکم حدیث میں ہے کہ تندرست جانوروں کو بیمار جانوروں سے الگ رکھو کیونکہ اگر ایک ساتھ رکھنے میں تندرست جانور بھی بیمار ہو گئے تو یہ وہم پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اس بیمار جانور کی وجہ سے ہوا ہے اور اس طرح کے خیالات کی شریعت حقہ نے تردید کی ہے۔

بَابٌ: لَا عَدْوَى

باب: امراض میں چھوت لگنے کی کوئی حقیقت نہیں ہے

٥٧٧٢- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ وَحَمْزَةُ: أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ)). [راجع: ٢٠٩٩]

(۵۷۷۲) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا، ان سے یونس بن یزید نے، ان سے ابن شہاب نے کہا مجھے سالم بن عبداللہ اور حمزہ نے خبر دی اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوت لگ جانے کی کوئی حقیقت نہیں ہے، بدشگونی کی کوئی اصل نہیں۔ (اگر ممکن ہوتی تو) نحوست تین چیزوں میں ہوتی۔ گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔''

تشریح: مگر درحقیقت ان میں بھی نہیں ہے۔ الا ان یشاء اللہ۔

٥٧٧٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ

(۵۷۷۳) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے

)مرفوع (حدَّثَنا مطَر بن الْفَضْلِ، حدَّثَنا شَبابةَ، حدَّثنا شعبةَ، قَالَ: لَقيت محَارِب بن دثَار علَى فرس، وهو يأْتي مكَانه الَّذي يقْضي فيه فَسأَلْته عن هذَا الْحديث، فَحدَّثَني، فَقَالَ: سمعت عبد اللَّه بن عمر رضي اللَّه عنهما يقُولُ، قَالَ رسولُ اللَّه صلَّى اللَّه علَيه وسلَّم:" من جرَّ ثَوبه مخيلَةً لَم ينظُر اللَّه إِلَيه يوم الْقيامة"، فَقُلْت لمحارب: أَذَكَر إِزاره؟، قَالَ: ما خص إِزارا ولَا قَميصا، تابعه جبلَة بن سحيم، وزيد بن أَسلَم، وزيد بن عبد اللَّه، عن ابنِ عمر، عن النَّبِي صلَّى اللَّه علَيه وسلَّم، وقَالَ اللَّيث، عن نافعٍ، عن ابنِ عمر مثْله، وتابعه موسى بن عقْبةَ، وعمر بن محمد، وقُدامة بن موسى، عن سالمٍ، عن ابنِ عمر، عنِ النَّبِي صلَّى اللَّه علَيه وسلَّم من جرَّ ثَوبه.

یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہ ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں چمٹتااور وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیمار اونٹوں والا صحت مند اونٹوں والے (چرواہے) کے پاس اونٹ نہ لے جا ئے۔"ابو سلمہ نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں

حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کرتے تھے، پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ "لاعدوی"والی حدیث بیان کرنے سے رک گئے اور "بیمار اونٹوں والا صحت مند اونٹوں والے کے پاس(اونٹ) نہ لائے۔"والی حدیث پر قائم رہے۔تو حارث بن ابی ذباب نے۔ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے تھے۔۔کہا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ!میں تم سے سنا کرتا تھا، تم اس کے ساتھ ایک اور حدیث بیان کرتے تھے جسے بیان کرنے سے اب تم خاموش ہو گئے۔ہو۔تم کہا کرتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " کسی سے مرض خود بخود نہیں چمٹتا "تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو پہچاننے سے انکار کر دیا اور یہ حدیث بیان کی۔ "بیمار اونٹوں والا صحت مند اونٹوں والے کے پاس (اونٹ) نہ لا ئے۔"اس پر حارث نے اس معاملے میں ان کے ساتھ تکرار کی حتیٰ کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے اور حبشی زبان میں ان کو نہ سمجھ میں آنے والی کوئی بات کہی، پھر حارث سے کہا: تمھیں پتہ چلا ہے کہ میں نے تم سے کیا کہا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: میں (اس سے) انکار کرتا ہوں۔ ابو سلمہ نے کہا: مجھے اپنی زند گی کی قسم!ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں یہ حدیث سنایا کرتے تھے۔"

لاعدوی (کسی سے خود بخود کوئی بیماری نہیں لگتی) مجھے معلوم نہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھول گئے ہیں یا ایک بات نے دوسری کو منسوخ کردیا ہے۔

حدیث 5791

https://islamicurdubooks.com/hadith/hadith-.php?tarqeem=1&bookid=1&hadith_number=5791
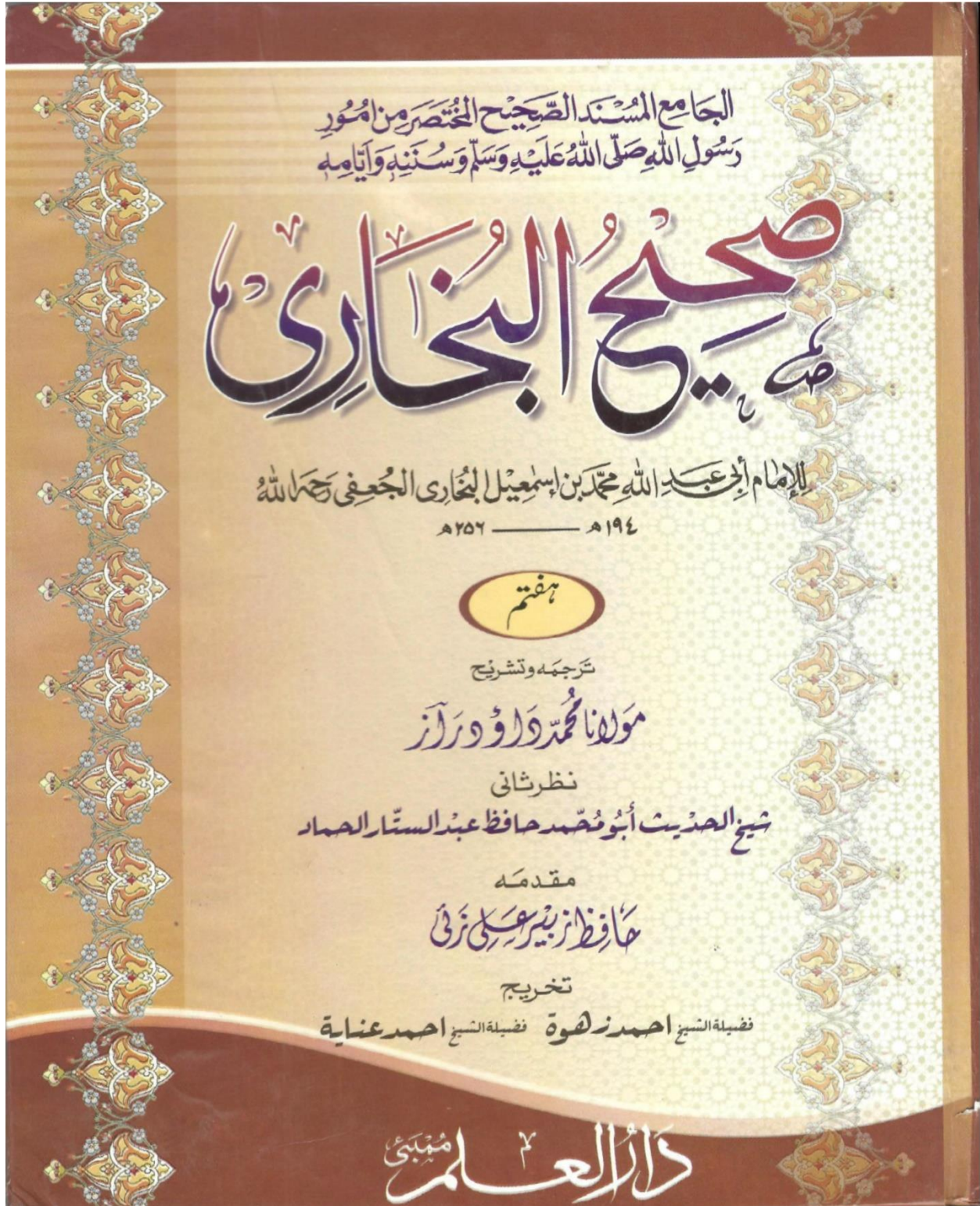
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِيْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [انظر: ٥٧٩٠ مسلم] [مسلم: ٥٤٦٦]

بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن زیاد نے بیان کیا، کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ یا (یہ بیان کیا کہ) ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''(بنی اسرائیل میں) ایک شخص ایک جوڑا پہن کر کبر و غرور میں سرمست سر کے بالوں میں کنگھی کیے ہوئے اکڑ کے اتراتا جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اب وہ قیامت تک اس میں تڑپتا رہے گا یا دھنستا جائے گا۔''

تشریح: یہ قارون یا ہیزن فارس کا رہنے والا شخص تھا۔

٥٧٩٠۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). تَابَعَهُ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

(٥٧٩٠) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے لیث بن سعد نے بیان کیا، کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص غرور میں اپنا تہبند گھسیٹتا ہوا چل رہا تھا کہ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا ہی رہے گا۔'' اس کی متابعت یونس نے زہری سے کی ہے اور شعیب نے اسے زہری سے مرفوعاً نہیں بیان کیا۔

تشریح: یہ قارون بدبخت تھا جس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے آج کل بھی ایسے قارون گھر گھر موجود ہیں الا ماشاء اللہ۔ تہبند زمین پر گھسیٹنا ایک فیشن بن گیا ہے تو اس فیشن پر لعنت ہو۔

حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ عَمِّهِ جَرِيْرِ بْنِ زَيْدٍ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ نَحْوَهُ. [راجع: ٣٤٨٥]

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے ان کے چچا جریر بن زید نے بیان کیا کہ میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ ان کے گھر کے دروازے پر تھا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی حدیث کی طرح بیان کیا۔

٥٧٩١۔ حَدَّثَنِيْ مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: لَقِيْتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَأْتِيْ مَكَانَهُ الَّذِيْ يَقْضِيْ فِيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ

(٥٧٩١) مجھ سے مطر بن فضل نے بیان کیا، کہا ہم سے شبابہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا میں نے محارب بن دثار قاضی سے ملاقات کی، وہ گھوڑے پر سوار تھے اور مکان عدالت میں آ رہے تھے جس میں وہ فیصلہ کیا کرتے تھے۔ میں نے ان سے یہی حدیث پوچھی تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا، کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ: أَذَكَرَ إِزَارَهُ؟ قَالَ: مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ)). [راجع: ٣٦٦٥] [مسلم: ٥٤٥٤، ٥٤٥٥، ٥٤٥٦؛ نسائي: ٥٣٤٣]

بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنا کپڑا غرور کی وجہ سے گھسیٹتا ہوا چلے گا، قیامت کے دن اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر (رحمت) بھی نہیں کرے گا۔'' (شعبہ نے کہا: میں نے محارب سے پوچھا) کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تہبند کا ذکر کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: تہبند یا قمیص کسی کی انہوں نے تخصیص نہیں کی تھی۔ محارب کے ساتھ اس حدیث کو جبلہ بن سحیم اور زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ نے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اور لیث نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی روایت کی اور نافع کے ساتھ اسے موسیٰ بن عقبہ اور عمر بن محمد اور قدامہ بن موسیٰ نے بھی سالم سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی اس میں یوں ہے: ''جو شخص اپنا کپڑا (از راہ تکبر) لٹکائے۔''

علی ناصر

تشریح: جبلہ بن سحیم کی روایت کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اور زید بن اسلم کی روایت کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے وصل کیا۔ موسیٰ کی روایت خود اسی کتاب میں شروع کتاب اللباس میں اور عمر بن محمد کی صحیح مسلم میں اور قدامہ کی صحیح ابوعوانہ میں موصول ہے۔ تہبند ہو یا قمیص جو بھی از راہ تکبر کپڑا لٹکا کر چلے گا اس کو بالضرور یہ سزا ملے گی۔ صدق رسول اللہ ﷺ۔

بَابُ الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ

باب: حاشیہ دار تہبند پہننا جس کا کنارہ بنا نہیں ہوتا اس میں صرف تانا ہوتا ہے

وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَحَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ: أَنَّهُمْ لَبِسُوا ثِيَابًا مُهَدَّبَةً.

اور زہری، ابوبکر بن محمد، حمزہ بن ابی اسید اور معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے منقول ہے کہ ان بزرگوں نے جھالر دار کپڑے پہنے ہیں۔

٥٧٩٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ

(٥٧٩٢) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا مجھے عروہ بن زبیر نے اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں۔ میں بھی بیٹھی ہوئی تھی اور آنحضرت ﷺ کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی لیکن انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں تھیں۔ (مغلظہ) اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ

پھر مزید دو سندیں ذکر کیں جن میں ہے کہ ابو ہریرہ روایت کرتا تھا

"بیمار اونٹوں والا (اپنے اونٹ) صحت مند اونٹوں والے کے پاس نہ لائے۔"

.(حدیث 5792) حدثني مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ ، وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا عَدْوَى " وَيُحَدِّثُ مَعَ ذَلِكَ " لَا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ " بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ،

صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا: انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " کوئی مرض خود بخود دوسرے کو نہیں لگ جا تا۔اور اس کے ساتھ یہ بیان کرتے "بیمار اونٹوں والا (اپنے اونٹ) صحت مند اونٹوں والے کے پاس نہ لائے۔"یونس کی حدیث کے مانند۔

https://islamicurdubooks.com/hadith/book.php?pn=15&bookid=2&bc_id=140

صحیح مُسلم اُردو
چہارم
ابوالحسین مُسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفی ۲۶۱ ھجری)
ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سُلطان محمود جلالپوری
دارالعلم ممبئی
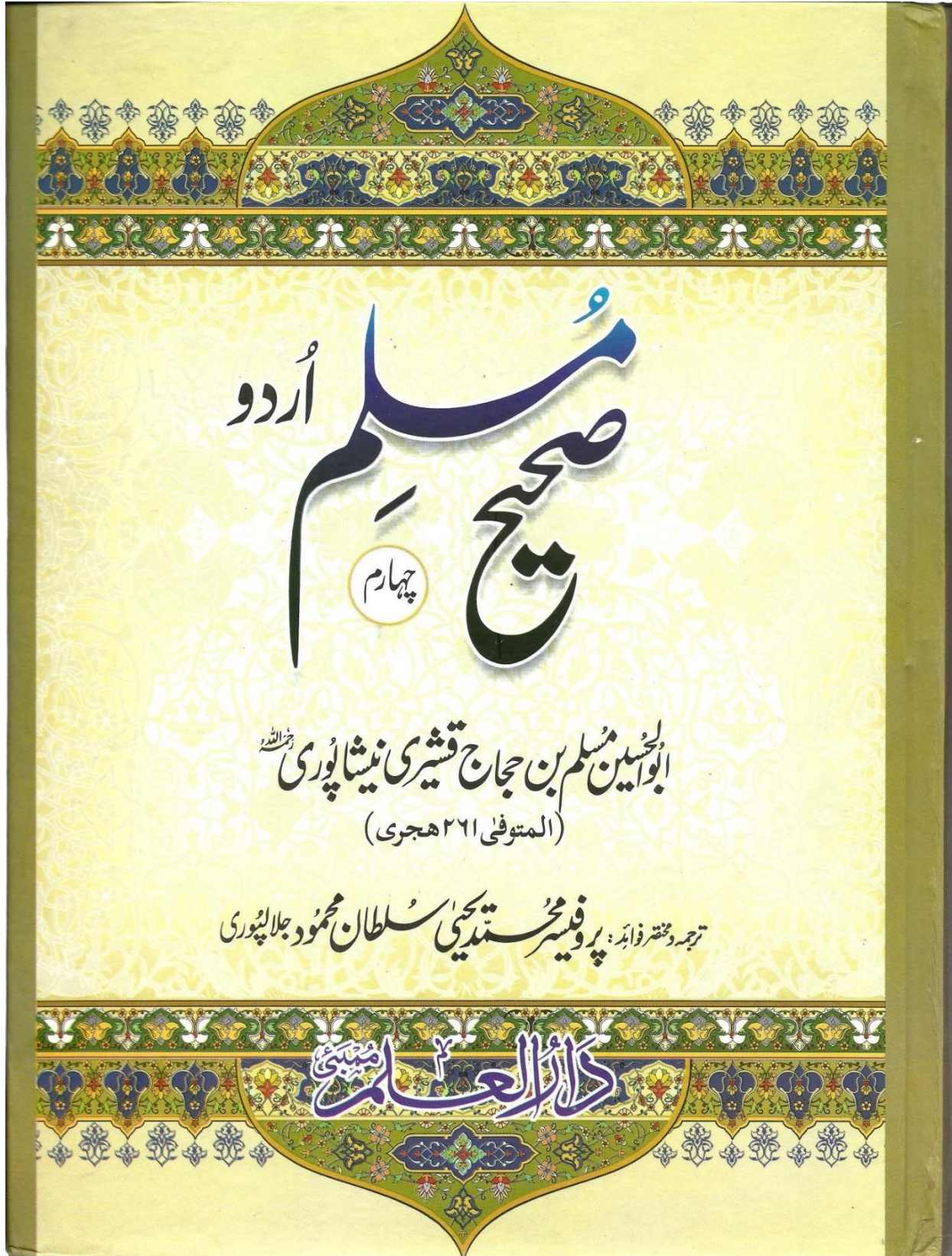
فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ، فَقَالَ لِلْحَارِثِ: أَتَدْرِي مَاذَا قُلْتُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي قُلْتُ: أَبَيْتُ.

نہ لائے۔'' اس پر حارث نے اس معاملے میں ان کے ساتھ تکرار کی حتی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور حبشی زبان میں ان کو نہ سمجھ میں آنے والی کوئی بات کہی، پھر حارث سے کہا: تمھیں پتہ چلا ہے کہ میں نے تم سے کیا کہا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا تھا: میں (اس سے) انکار کرتا ہوں۔

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَلَعَمْرِي! لَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى» فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ، أَوْ نَسَخَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ؟.

ابوسلمہ نے کہا: مجھے اپنی زندگی کی قسم! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں یہ حدیث سنایا کرتے تھے: ''لاعدوٰی'' (کسی سے خود بخود کوئی بیماری نہیں لگتی)، مجھے معلوم نہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھول گئے ہیں یا ایک بات نے دوسری کو منسوخ کر دیا ہے۔

فائدہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پہلے رسول اللہ ﷺ کے دونوں فرمان ساتھ ساتھ بیان کرتے تھے۔ دونوں کو ساتھ ساتھ بیان کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی تھی کہ بیماری کسی بیمار سے خود بخود لازمی طور پر دوسرے کو نہیں لگتی۔ ایسا سمجھ لینے سے اندیشہ یہ تھا کہ لوگ خوف کے مارے بیماروں کو تنہا چھوڑ دیا کریں گے۔ نہ علاج کے لیے قریب آئیں گے، نہ تیمار داری اور کھانا وغیرہ کھلانے کی ذمہ داری ہی پوری کریں گے۔ مختلف معاشروں میں یہ بے رحمانہ دستور رائج تھا بلکہ کچھ عرصہ پہلے تک رائج رہا۔ اسلامی تعلیمات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ بیماریوں کے جراثیم، وائرس وغیرہ ہر طرف پھیلے رہتے ہیں لیکن جب تک جسم کے اندر اور باہر اللہ کی حفاظت کا حصار قائم رہتا ہے کوئی جاندار بیماری کا شکار نہیں بنتا۔ بیمار اسی وقت ہوتا ہے جب اللہ کا فیصلہ یہی ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دوسرے فرمان سے پہلی بات کا حقیقی مفہوم بھی متعین ہو جاتا ہے اور یہ وضاحت بھی ہو جاتی ہے کہ بیماری کے جراثیم دوسروں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ بیماری کے خطرے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا سبب نہیں بننا چاہیے۔ جب اللہ کا حکم ہوگا تو وہ بیماری یا ہوا دوسرے جانداروں وغیرہ کے ذریعے وہاں پہنچ بھی جائے گی، اسے کوئی روک نہیں سکے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ سے یہی مراد ہے۔ انسان کو عافیت کے اسباب ضرور اختیار کرنے چاہئیں لیکن یہ پختہ یقین رکھنا چاہیے کہ بیماری لگنا یا اس سے محفوظ رہنا اصل میں اللہ کے حکم سے ہے۔ بیماروں کے ساتھ رہنے کے باوجود بہت سے لوگ محفوظ رہتے ہیں اور حد درجہ احتیاط کرنے والے بہت سے لوگ بیمار ہو جاتے ہیں۔ اگر اس بات کا یقین ہو کہ یہ سب اللہ کے حکم کے تابع ہے تو انسان دوسروں کو بیماری کے عالم میں بے یار و مددگار نہیں چھوڑیں گے، نہ وبا کی خبر آتے ہی شدید اضطراب کا شکار ہوتے ہوئے گھروں سے نکل کر ہر طرف پھیل جائیں گے۔

[٥٧٩٢] ١٠٥-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا -

[5792] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا: انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول

يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى» وَيُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ: «لَا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ» بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مرض خود بخود دوسرے کو نہیں لگ جاتا۔'' اور اس کے ساتھ یہ بیان کرتے: ''بیمار اونٹوں والا، (اپنے اونٹ) صحت مند اونٹوں والے کے پاس نہ لائے'' یونس کی حدیث کے مانند۔

علی ناصر

[٥٧٩٣] (...) حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5793] شعیب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٧٩٤] ١٠٦-(٢٢٢٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ- يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ - عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ». [راجع: ٥٧٨٨]

[5794] علاء کے والد (عبدالرحمٰن) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے خود بخود مرض کا لگ جانا، کھوپڑی سے الو کا نکلنا، ستارے کے غائب ہونے اور طلوع ہونے سے بارش برسنا اور صفر (کی نحوست) کی کوئی حقیقت نہیں۔''

[٥٧٩٥] ١٠٧-(٢٢٢٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُولَ».

[5795] ابوخیثمہ (زہیر) نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود لازمی طور پر نہیں چمٹ جاتا، نہ بدشگونی کوئی چیز ہے، نہ چھلاوے (غول بیابانی) کی کوئی حقیقت ہے۔''

[٥٧٩٦] ١٠٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا غُولَ وَلَا صَفَرَ».

[5796] یزید تستری نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں چمٹتا، نہ چھلاوا کوئی چیز ہے، نہ صفر کی (نحوست) کوئی حقیقت ہے۔''

(حدیث 5793) حدَّثَنَاه عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ ، أَخبرنا أَبُو الْيَمَانِ ، حدَّثَنا شَعيب ، عن الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

شعیب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

صحیح مسلم، کتَاب السَّلَام، 33. باب لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ-

https://islamicurdubooks.com/hadith/book.php?pn=15&bookid=2&bc_id=140

صحیح مسلم اردو
چہارم
ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفی ۲۶۱ ھجری)
ترجمہ ومختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دار العلم ممبئی

يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى» وَيُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ: «لَا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ» بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مرض خود بخود دوسرے کو نہیں لگ جاتا۔'' اور اس کے ساتھ یہ بیان کرتے: ''بیمار اونٹوں والا، (اپنے اونٹ) صحت مند اونٹوں والے کے پاس نہ لائے'' یونس کی حدیث کے مانند۔

[٥٧٩٣] (...) حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5793] شعیب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

علی ناصر

[٥٧٩٤] ١٠٦-(٢٢٢٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ- يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ - عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ». [راجع: ٥٧٨٨]

[5794] علاء کے والد (عبدالرحمٰن) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے خود بخود مرض کا لگ جانا، کھوپڑی سے الو کا نکلنا، ستارے کے غائب ہونے اور طلوع ہونے سے بارش برسنا اور صفر (کی نحوست) کی کوئی حقیقت نہیں۔''

[٥٧٩٥] ١٠٧-(٢٢٢٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُولَ».

[5795] ابوخیثمہ (زہیر) نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود لازمی طور پر نہیں چمٹ جاتا، نہ بدشگونی کوئی چیز ہے، نہ چھلاوے (غول بیابانی) کی کوئی حقیقت ہے۔''

[٥٧٩٦] ١٠٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا غُولَ وَلَا صَفَرَ».

[5796] یزید تستری نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں چمٹتا، نہ چھلاوا کوئی چیز ہے، نہ صفر کی (نحوست) کوئی حقیقت ہے۔''

نواصب سے سوال یہ ہے اگر چادر پھیلانے والا قصہ درست ہے تو پھر ابوہریرہ جس روایت کا عینی شاہد تھا اس کو کیسے بھول گیا؟

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کی بات نعوذباللہ جھوٹی ہوتی ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے فرمان کے بعد بھی اگر ابو ہریرہ کا حافظہ اتنا خراب تھا کہ جس کا عینی شاہد تھا لوگوں کے یاددہانی کے بعد بھی اس کو یاد کرنے سے قاصر تھا تو ایسے برے حافظے والے شخص سے عقائد، حلال و حرام وغیرہ میں ہزاروں احادیث لینا کون سی عقلمندی ہے؟

بخاری و مسلم کا عقیدہ یہی تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نعوذباللہ اپنے قول میں سچے نہیں تھے اگر وہ ان کو سچا مانتے تو ان متناقض روایات کو اپنی نام نہاد صحیحین میں روایت نہ کرتے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب اہل بیت علیہم السلام سے دین حاصل نہ کیا جائے تو پھر نواصب کو ایسے ہی کم عقلوں سے دین لینا پڑتا ہے۔